06

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

12 تا 18 شعبان المعظم 1446ھ/ 11 تا 17 فروری 2025ء

ایمان وعقیدہ کی طاقت

جب ایمان کی حقیقت دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو وہ اس کو عمل پر اُکساتی ہے، تاکہ واقعاتی اور عملی زندگی میں اپنا فرض ادا کرے۔ دنیا میں عقیدے کے عملی معجزات ماضی میں اور حال میں بہت سے ہوئے ہیں، اور مستقبل میں بھی ہوں گے۔ ان معجزات نے دُنیا میں انقلاب برپا کئے ہیں۔ دراصل عقیدہ انسان کی جان میں ایک عظیم قوت پیدا کر دیتا ہے، اس قوت کے باعث نفسِ انسانی بڑے بڑے کارنامے انجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ عقیدہ فرد اور جماعت کو حیرت انگیز قربانیوں پر آمادہ کرتا ہے۔ عقیدے کے زور سے دُنیا کی فانی زندگی آخرت کی باقی زندگی کی کامیابی میں بدل جاتی ہے۔ عقیدہ انسان کی تمام قوتوں کو مجتمع کر دیتا ہے، اس کو ہدف اور مقصد عطا کرتا ہے اور اس کے لیے قربانی کرنے کی اُمنگ پیدا کرتا ہے۔ عقیدہ انسان کو حکومت، مال و دولت اور لوہے اور آگ کی قوتوں کے آگے کھڑا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص باطل سے نہیں گھبراتا اور برائی کی قوتوں سے نہیں ڈرتا خواہ وہ قوتیں کس قدر ہوں اور کتنی طاقتور ہوں۔ عقیدے کی طاقت ان تمام قوتوں کو شکست دے دیتی ہے اور اُن پر غالب آ جاتی ہے۔ یہ فتح ایک فانی فرد کی نہیں ہوتی بلکہ ایک باقی اور قائم و دائم عقیدے کی ہوتی ہے۔

فی ظلال القرآن
سید قطب شہیدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

کیا ہم روہنگیا مسلمانوں کو بھول گئے؟
حقوق العباد اور خدمت خلق
رزق میں برکت کیسے؟
پیکا ایکٹ: توقعات اور خدشات
پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتیں اور انتخابات
Will Pakistan-US ties hit another low after Trump's suspension of aid?

اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے کا فائدہ خود انسان کا ہے

سُورۃُ العَنکَبُوت — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 05 تا 07

مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾ وَ مَنۡ جَاہَدَ فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ لِنَفۡسِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷﴾

آیت:۵ ﴿مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ﴾ ’’جو کوئی بھی اللہ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو (اسے یقین رکھنا چاہیے کہ) یقیناً اللہ کا معیّن کردہ وقت آ کر رہے گا۔‘‘

﴿وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾﴾ ’’اور وہ سب کچھ سننے والا‘ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔‘‘

یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر ایک بندۂ مؤمن دنیا میں اپنا تن من دھن اُس کی راہ میں کھپا دے گا تو اُس کی اس قربانی کا صلہ اُسے آخرت کی نعمتوں کی صورت میں دیا جائے گا۔ وہ تمہارے حالات سے بخوبی آگاہ ہے‘ تمہاری کوئی تکلیف اور کوئی قربانی اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہے ----- اب اگلی آیت میں پھر سرزنش کا انداز ہے:

آیت:۶ ﴿وَ مَنۡ جَاہَدَ فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ لِنَفۡسِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶﴾﴾ ’’اور جو کوئی بھی جہاد کرتا ہے تو وہ اپنے (ہی فائدے کے) لیے جہاد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔‘‘

دیکھو! تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کر رہا ہے‘ اس کے لیے تکلیفیں اٹھا رہا ہے اور ایثار کر رہا ہے تو یہ سب کچھ وہ اپنے لیے کر رہا ہے‘ اس کا فائدہ بھی اُسی کو ملنے والا ہے۔ وہ اپنے ان اعمال کا اللہ پر احسان نہ دھرے۔ اللہ کو ان چیزوں کی کوئی احتیاج نہیں۔ وہ ان چیزوں سے بہت بلند اور بے نیاز ہے۔ ؎ منّت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی منّت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت!

یعنی تم بادشاہ پر احسان مت دھرو کہ تم اس کی خدمت کر رہے ہو‘ بلکہ تم اس سلسلے میں بادشاہ کا احسان پہچانو کہ اس نے تمہیں اپنی خدمت کا موقع فراہم کیا ہے۔ ----- اب اگلی آیت میں پھر دلجوئی کا انداز ہے۔

آیت:۷ ﴿وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ﴾ ’’اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ہم لازماً دور کر دیں گے اُن سے اُن کی برائیاں‘‘

﴿وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷﴾﴾ ’’اور ہم لازماً اُن کو بہترین بدلہ دیں گے ان کے اعمال کا۔‘‘

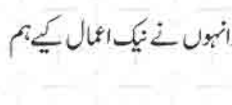

درس حدیث

تکبر، خیانت اور قرض سے دور رہنا

عَنۡ ثَوۡبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنۡ فَارَقَ الرُّوۡحُ الۡجَسَدَ وَہُوَ بَرِیٌٔ مِنۡ ثَلَاثٍ مِنَ الۡکِبۡرِ وَالۡغُلُوۡلِ وَالدَّیۡنِ دَخَلَ الۡجَنَّۃَ)) (رواہ الترمذی)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو روح جسم سے جدا ہوئی اور وہ تین چیزوں، تکبر، خیانت اور قرض سے بری تھی، تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔‘‘

نوٹ: اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دیگر اوامر و نواہی سے اعراض کیا جائے۔ (ادارہ)

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

12 تا 18 شعبان المعظم 1446ھ جلد 34
11 تا 17 فروری 2025ء شمارہ 06

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
رضاء الحق

کیا ہم روہنگیا مسلمانوں کو بھول گئے؟

سوشل میڈیا کے اگرچہ کچھ فوائد بھی ہیں لیکن اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ ہمارے اس اداریے کا موضوع سوشل میڈیا ہرگز نہیں ہے۔ لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اس حدیث کی مانند جس میں زمانے کے قریب ہونے کا تذکرہ موجود ہے، سوشل میڈیا اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز نے عمومی طور پر ہر طرح کے فاصلے کو کم کر دیا ہے۔ دنیا حقیقی معنوں میں ایک گاؤں کی سی شکل اختیار کر چکی ہے۔ گلوبل ویلج ۔۔۔ لیکن یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ آج کے گلوبل ویلج میں جہاں بریکنگ نیوز کا دور دورہ ہے اُس میں دو نفسیاتی مسائل بھی انسان کے ساتھ نتھی ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہ اپنی جگہ نفسیاتی مسائل بھی ہیں اور زمینی حقائق بھی۔ ایک دور تھا جب کسی اہم واقعہ کی بازگشت سالوں نہیں تو مہینوں ضرور سنائی دیتی تھی لیکن اب اختیاری نسیان (selective amnesia) اور دوسرا یاداشت کے دورانیہ کا انتہائی کم ہو جانا یعنی (short memory span) کا غلبہ ہے۔

افغانستان کی مثال کو ہی لے لیجئے کہ اکثر تجزیہ نگار یہ تو بتا دیتے ہیں کہ پاکستان نے صدر پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں امریکہ اور نیٹو افواج کی افغانستان پر بمباری میں معاونت کی تھی، لیکن یہ بات گول کر جاتے ہیں کہ اُس وقت کے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کے مطابق مشرف نے امریکہ کی کئی ایسی شرائط بھی مان لیں تھیں جن کا تقاضا ہی نہیں کیا گیا تھا۔ یاداشت کے دورانیہ کا انتہائی کم ہو جانا صرف اس بات سے ہی قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ ہم یہ تو محو کر بیٹھے کہ امریکہ اور افغان طالبان کے مابین دوحہ میں مذاکرات کا آغاز درحقیقت امریکی صدر اوباما کے دور میں ہوا تھا نہ کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے دور میں۔ البتہ یہ بات گویا ہمارے ذہنوں میں نقش ہو چکی ہے جو حقیقت بھی ہے کہ امریکہ افغان طالبان کے ہاتھوں ہزیمت ناک شکست کا مزہ چکھ کر اُس وقت افغانستان سے بھاگا جب ڈونلڈ ٹرمپ امریکی صدر تھے۔

بہرحال اس تمہید کا مقصد یہ تھا کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران کئی مسلمان ممالک اور ان میں بسنے والے اہلِ ایمان کو بدترین ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا لیکن شاید اُن میں کئی مظلومین کو ہم بھلا چکے ہیں۔ ایسی ہی ایک مثال میانمار (برما) کے روہنگیا مسلمان ہیں۔ روہنگیا مسلمان گیارویں صدی عیسوی سے میانمار میں رہ رہے ہیں اور اگرچہ گزشتہ ہزار سالوں میں میانمار کے مسلمانوں کے خلاف بدھ مت مذہب کی پیروی کرنے والوں کے وحشیانہ ظلم و ستم کی داستان انتہائی طویل ہے لیکن ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اگست 2017ء میں میانمار کی فوج نے ایک باقاعدہ تحریک شروع کی کہ ''روہنگیا مسلمان ملک دشمن ہیں'' اور میانمار میں بسنے والے کم و بیش 10 لاکھ روہنگیا مسلمانوں کو دیس نکالے کا حکم دے دیا۔ فوجی جنتا کی طرف سے یہ اعلان ہونے کی دیر تھی کہ ملک کے اکثریتی مذہب، بدھ مت کے پیروکاروں نے میانمار کی ریاست رخائن (جسے راکھین بھی کہا جاتا ہے) میں روہنگیا مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنا لیا۔ مسلمانوں کے گھروں کو جلایا گیا، مردوں کو گولیاں مار کر شہید کیا گیا، عورتوں کہ عصمت دری کی گئی اور بچوں کو اپنے والدین سے زبردستی علیحدہ کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کی رپورٹس کے مطابق کم از کم 10 ہزار مردوں، عورتوں اور بچوں کو قتل کیا گیا۔ 300 سے زائد گاؤں مسلمان باشندوں سمیت نذرِ آتش کر دیئے گئے۔ ان انسانیت سوز جرائم نے بدھ مت مذہب کے پیروکاروں کے بارے میں اُس جھوٹے افسانے کی قلعی بھی کھول دی کہ بدھ مت مذہب کے پیروکار تو ایسے امن پسند لوگ ہیں کہ اگر ایک گال پر تھپڑ مارو گے تو دوسرا گال آگے کر دیں گے۔ دوسری طرف روہنگیا مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا

کہ وہ میانمار چھوڑ کر دیگر ممالک میں پناہ لینے کی کوشش کرتے۔ جس کے جدھر سینگ سمائے اُس نے وہاں کا رخ کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں روہنگیا مسلمان اس جبری ہجرت کے دوران ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ روہنگیا مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے انڈونیشیا میں پناہ لی جبکہ شیخ حسینہ واجد کے بنگلہ دیش نے ابتدا تو کشتیوں میں سوار پناہ گزینوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی، لیکن بالآخر ایک بین الاقوامی معاہدے کے تحت بنگلہ دیش کے کوکس بازار (Cox Bazar) میں روہنگیا مسلمانوں کو ٹھونسنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ جنوب مشرقی بنگلہ دیش میں واقع کوکس بازار اس وقت دنیا کا سب سے بڑا پناہ گزین کیمپ بن چکا ہے۔ 24 مربعہ کلومیٹر پر مشتمل اس علاقہ میں 33 پناہ گزین کیمپ ہیں جن میں اس وقت دس (10) لاکھ کے قریب روہنگیا مسلمان زندگی کے دن پورے کرنے پر مجبور ہیں۔ تقابل کے لیے عرض کرتے چلیں کہ لاہور شہر میں فی مربع کلومیٹر اوسطاً 6300 افراد رہتے ہیں جبکہ کوکس بازار میں فی مربع کلومیٹر تقریباً 46200 روہنگیا مسلمان زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ 2017ء میں جب روہنگیا مسلمانوں کی نسل کُشی جاری تھی تو امن کی نوبل انعام یافتہ آنگ سان سوچی میانمار کی وزیر اعظم تھیں۔ 2021ء میں میانمار کی فوجی جنتا نے اُن کا تختہ اُلٹ دیا۔ ہمیں اس پر حیرت نہیں کہ آنگ سان سوچی نے مظلوموں کی مدد کے لیے کوئی عملی اقدام نہیں کیا کیونکہ امن کے نوبل انعام کی تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں ٹونی بلیئر جیسے انسانیت کے خلاف جرائم میں ملوث فرد کو بھی اس انعام سے نوازا جا چکا ہے۔ بدھ مت کے پیروکار آج بھی بچے کھچے روہنگیا مسلمانوں کی نسل کُشی اور مساجد کی جاسوسی میں قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں اور فوج کا کھل کر ساتھ دے رہے ہیں۔

جاسوسی کی بات چل نکلی تو جملہ معترضہ کے طور پر عرض ہے کہ ایک خبر حالیہ دنوں میں ملک کے تمام بڑے اخبارات کی زینت بنی۔ اطلاعات کے مطابق اب پاکستان میں شناختی کارڈ کافی نہیں ہوگا۔ وفاقی حکومت نے ڈیجیٹل نیشن پاکستان بل 2024ء پارلیمنٹ میں پیش کیا ہے۔ اگر یہ بل پارلیمان سے منظوری کے بعد قانون بنا دیا گیا تو ملک میں نادرا کی طرح ایک نئی نیشنل ڈیجیٹل اتھارٹی قائم کی جائے گی۔ ہر شہری کا آئی ڈی کارڈ کی طرح ایک ڈیجیٹل آئی ڈی نمبر بھی ہوگا۔ متعلقہ اداروں کے پاس سسٹم پر ہر شہری کا مکمل ڈیٹا موجود ہوگا، جیسے کسی شہری کی تعلیم کتنی ہے، اس کی صحت کی رپورٹ کیا ہے، اس نے کون کون سے اثاثے خریدے اور بیچے، وہ ٹیکس ادا کرتا ہے یا نہیں اور اس کے علاوہ بہت سا ذاتی نوعیت کا ڈیٹا ہر شہری کے ڈیجیٹل آئی ڈی پر ایک بٹن کے دبانے سے معلوم کیا جا سکے گا۔ ابھی آڈیو لیکس اور ہائی کورٹ کے ججوں کے بیڈ رومز میں موجود جاسوسی کے کیمروں کی ہوش ربا تفصیلات اور پیکا قانون سے قوم سنبھل نہیں پائی تھی کہ وفاقی حکومت نے ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بل کے مندرجات میں یہ بھی شامل ہے کہ نیشنل ڈیجیٹل اتھارٹی ایک ماسٹر پلان بنائے گی جس کی سربراہی میں ایک قومی کمیشن قائم ہوگا اور اس کے فیصلوں کو کسی ٹریبونل یا عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ خبر پڑھ کر جارج اورول کا معروف ناول ''1984'' یاد آ گیا۔ گویا پاکستان کو ایک مکمل پولیس سٹیٹ بنانے کی تیاری جاری ہے۔ بہرحال ہم ان معاملات پر مزید غور و خوض کرنے کا کام قارئین کے سپرد کرتے ہیں۔

ایک اہم ترین سوال یہ بھی ہے کہ میانمار جیسے چھوٹے ملک میں کُھلم کُھلا مسلمانوں کی نسل کُشی کے خلاف اقوام متحدہ ابھی تک حرکت میں کیوں نہیں آئی تو اس کا سادہ سا جواب ہے ـــ ''چین''۔ چین کے میانمار کے ساتھ کیونکہ مفادات وابستہ ہیں لہٰذا سب جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں میانمار کے خلاف پیش کی گئی ہر قرارداد کو چین ویٹو کر دے گا۔ پھر یہ کہ معاملہ کیونکہ مسلمانوں پر ظلم وستم کا ہے تو اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کو اس سے خاص دلچسپی بھی نہیں۔ چین کے حوالے سے البتہ ہم کہتے چلیں کہ دنیا کی ہر بڑی طاقت صرف اپنے ملکی مفادات کو ترجیح دیتی ہے اور اگر وہ محسوس کرے کہ کوئی دوسرا ملک اُس کے مفادات کے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے تو شہد سے میٹھی دوستی اچانک زہریلی ہو جاتی ہے۔ چین کے صوبہ سنکیانگ میں یغور مسلمانوں پر ظلم وستم کے حوالے سے بھی بعض عالمی اداروں کی رپورٹس موجود ہیں، لیکن اس حوالے سے پاکستان اور امارتِ اسلامیہ افغانستان دونوں خاموشی کو ترجیح دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کے آفاقی پیغام اور نبی اکرم ﷺ کی سنت و اسوہ کو چھوڑنے کے باعث آج پوری اُمتِ مسلمہ آزمائش سے گزر رہی ہے۔ نائن الیون سے لے کر آج تک افغانستان، عراق، لیبیا، شام، صومالیہ، سوڈان، مالی، یمن، پاکستان، میانمار اور اب غزہ و لبنان کی صورت میں جہاں جہاں مسلمان ہیں، وہاں وہاں آگ برس رہی ہے اور اُمتِ مسلمہ خون کے دریا عبور کر رہی ہے۔ اسرائیل گولان کی پہاڑیوں پر مکمل قبضہ کر کے شام میں آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جس کا واضح ثبوت اسرائیل کی جانب سے جاری کردہ حالیہ ''تاریخی نقشہ'' ہے جس میں ناجائز صہیونی ریاست کی سرحدوں میں فلسطین، اردن، لبنان اور شام سب کو شامل کیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ نقشہ گریٹر اسرائیل کے قیام کا پہلا مرحلہ ہوگا اور نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ہر حال اور ہر معاملے میں اسرائیل کی مکمل معاونت کی متعدد بار یقین دہانی کروا چکا ہے۔ موصوف نے حالیہ بیان میں غزہ پر قبضہ کرنے کا بھی عندیہ دے دیا ہے، صہیونی اسرائیل کے لیے!

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور آج پھر دہرائے دیتے ہیں کہ محض افسوس کرنے اور رونے دھونے سے کچھ بدلنے والا نہیں۔ اس وقت مسلم ممالک دنیا بھر میں طاغوتی قوتوں کے لیے تر نوالا بنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک متحد ہو کر اپنے فروعی اختلافات کو پس پشت ڈالیں اور اپنے مشترکہ مفادات کا تحفظ کریں۔ پاکستان کے حوالے سے عرض ہے کہ ہم نے یہ خطۂ زمین اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا لہٰذا جب تک اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا نہیں کرتے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی ریاست نہیں بناتے تو دنیا کے معاملات کو طے کرنے میں ہماری ذرا برابر بھی اہمیت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کی غیب سے مدد فرمائے اور مسلم ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو غیرتِ دینی عطا فرمائے۔ آمین!

حقوق العباد اور خدمتِ خلق

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے 31 جنوری 2024ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

آج ان شاء اللہ حقوق العباد کے موضوع پر قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ انتہائی اہم چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور اسی کے ذیل میں ہماری حکمران اشرافیہ نے عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا جو سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اس پر بھی کلام ہوگا کہ کس طرح ایک طرف عوام مہنگائی اور غربت کے بوجھ تلے سسک رہی ہے اور دوسری طرف حکمرانوں کی عیاشیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

دین میں حقوق العباد کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ حتیٰ کہ اگر ہم فقہ کا مطالعہ کریں تو 75 فیصد فقہی مسائل بندوں کے حقوق سے متعلق ہیں۔ باقی 25 فیصد مسائل عبادات، ایمانیات اور عقائد سے متعلق ہیں۔ اس بات کا اندازہ یہاں سے بھی لگا لیں کہ انسان اوسطاً 6 گھنٹے سوتا ہے باقی اوسطاً 18 گھنٹے وہ بندوں کے درمیان گزارتا ہے۔ چاہے گھر میں ہو، دفتر میں ہو، کہیں بھی ہو اس کا واسطہ بندوں سے پڑتا ہے۔ اس وجہ سے دینی تعلیمات کا بڑا حصہ بھی بندوں کے حقوق سے متعلق ہے۔

حقوق العباد کے حوالے سے آج کل مغرب کی ایک اصطلاح ہیومن رائٹس بھی رواج پذیر ہے مگر بنیادی بات یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں ہیومن رائٹس کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے کہ مغربی ایجنڈے کے تحت جن حقوق کی بات کی جاتی ہے کیا وہ واقعتاً حقوق ہیں بھی یا نہیں؟ یا یہ ہیومن رائٹس کے نام پر انسانوں کے استحصال کا شیطانی ایجنڈا ہے؟ وہ تہذیبیں یا معاشرے جو خدا کا انکار کرتے ہیں، پیغمبروں کو نہیں مانتے اور وحی کی تعلیم کا انکار کرتے ہیں، ان کا ''ہیومن رائٹس'' کے نام پر اپنا بنایا ہوا ایک تصور ہے۔ اللہ کے دین کے تصورِ حقوق العباد اور مغرب کے ہیومن رائٹس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ بے خدا تہذیب یہ کہتی ہے کہ بندہ جو چاہے سو کرے۔ یہ گویا خود خدائی کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ شان تو صرف اللہ کی ہے کہ وہ جو چاہے کرے، اللہ کا بندہ تو یہ دعویٰ کبھی نہیں کر سکتا، اللہ کے دین کو ماننے والا اللہ اور اُس کے رسولوں کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزارتا ہے۔ بے خدا تہذیب میں تو بعض لوگ برہنہ گھومنے کا حق بھی چاہتے ہیں اور وہاں کی حکومتوں نے ہیومن رائٹس کے نام پر اس بے حیائی کی اجازت بھی دے دی۔ برہنہ گھومنے کے لیے نیوڈِٹی ایئر لائنز بھی وجود میں آ چکی ہیں، اسی طرح مرد کی مرد سے شادی، عورت کی عورت سے شادی کی اجازت بھی بے خدا تہذیب میں دے دی گئی۔ اگر اس بے حیائی اور بے ہودگی کے خلاف

مرتب: ابوابراھیم

کوئی آواز اُٹھاتا ہے تو اس کو جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ کے دین میں بندے اللہ کے حکم کے تابع رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ اس کے حقوق وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے متعین کیے ہیں، اپنی طرف سے وہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ مغرب کی دیکھا دیکھی بعض اوقات ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی دعویٰ کر بیٹھتے ہیں کہ ہم انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہونے دیں گے۔ بحیثیت مسلمان ان پر بھی واضح رہنا چاہیے کہ بندوں کے حقوق کونسے ہیں؟ ہمارے آئین میں بھی لکھا ہوا ہے کہ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہوگی۔ لہٰذا ہمارے ججز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کن حقوق کی بات کر رہے ہیں؟ وہ حقوق جو اللہ نے مقرر کیے ہیں یا وہ جن کو بے خدا تہذیب ہیومن رائٹس کے نام پر مسلط کرنا چاہتی ہے؟

اسلام کے نقطۂ نظر سے جب حقوق کی بات کی جاتی ہے تو ان کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ یہ حقوق وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خود متعین کیے ہیں نہ کہ انسانوں کے اپنے تصورات سے اخذ کردہ ہیں۔ چونکہ حقوق العباد کا تعین بھی اللہ نے کیا ہے لہٰذا بندوں کے حقوق میں کوتاہی یا غصب اللہ کی نافرمانی اور سرکشی کے مترادف ہے اور اس حوالے سے اللہ کے سامنے ہر ایک کو جواب دینا ہے۔ اس لحاظ سے حقوق العباد بھی بالآخر حقوق اللہ بن جاتے ہیں۔ اگر آج ہم کسی بندے کے ساتھ ظلم کرتے ہیں، اُس کا حق غصب کرتے ہیں اور وہ مظلوم شاید اس دنیا میں ہمارا کچھ نہ بھی بگاڑ سکے مگر روزِ محشر ہمیں اس کا حساب ضرور دینا ہوگا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اصل چیز تو حقوق العباد ہیں، حقوق اللہ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، اللہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا۔ یہ کہہ کر بعض لوگ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض جو اللہ کے حقوق ہیں ان سے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں یا ان کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ قربانی کے موقع پر کہہ دیا جاتا ہے کہ لاکھوں کا بکرا ذبح کرنے کی کیا ضرورت ہے، پانی کا کولر لگا دیجئے لوگ پئیں گے یا فلاں فلاحی کام کر دیجئے۔ حالانکہ کولر لگانے کے لیے 360 دن پڑے ہیں، آپ کبھی بھی لگوا سکتے ہیں، قربانی جیسے فریضہ کو ہی آپ کیوں باطل نظریہ کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن قربانی سے زیادہ کوئی عمل اللہ کو محبوب نہیں۔ اسی طرح نماز کے وقت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ کوئی دوسرا عمل اس کی جگہ نہیں لے سکتا۔ سورۃ المدثر میں ہے کہ جنت والے جہنم

والوں سے پوچھیں گے:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴾ ''تم لوگوں کو کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟''

ان کا پہلا جواب ہی یہ ہوگا:

﴿قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴾ ''وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔''

پھر ایک اور جواب یہ بھی ہوگا:

﴿وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴾ ''اور ہم کٹ حجتیاں کرنے والوں کے ساتھ مل کر کٹ حجتیاں کیا کرتے تھے۔''

یعنی نماز ادا کرنے کی بجائے ہنسی مذاق اور فضول کاموں میں مست رہتے تھے۔ اپنی جان کو جہنم سے بچانا بھی اپنی جان کا حق ہے۔ سورہ التحریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (آیت:6) ''اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے۔''

لہٰذا حقوق العباد کے لیے حقوق اللہ کو چھوڑنا گمراہی ہے اور اسلام اس کی اجازت ہرگز نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو پامال کرنے کے لیے جواز تراشے جائیں یا ان کی اہمیت کو کم کیا جائے۔ اگر کوئی حقوق العباد تو ادا کر رہا ہے مگر حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہے تو گویا وہ آدھے دین پر عمل کر رہا ہے اور آدھے سے انکار کر رہا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حقوق اللہ کی ادائیگی میں تو مصروف ہے، پنج وقتہ نمازیں بھی پڑھتا ہے، روزے بھی پورے رکھتا ہے، زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے، حج اور عمرے بھی کر رہا ہے مگر ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہے، پڑوسیوں کو پریشان کر رہا ہے، کسی کا حق کھا کر بھاگا ہوا ہے، وراثت میں بیٹیوں کو حق نہیں دے رہا تو وہ بھی آدھے دین پر عمل پیرا ہے اور باقی آدھے سے انکار کر رہا ہے۔ اسلام ایسا دین نہیں ہے کہ جتنا دل کیا عمل کیا باقی چھوڑ دیا۔ رب فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ (البقرہ:208) ''اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔''

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ پورے دین پر عمل کرنا لازمی ہے۔ اس میں حقوق اللہ بھی شامل ہیں، حقوق العباد بھی شامل ہیں۔

حقوق العباد کی اہمیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو آج ہی، اُس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے، نہ درہم بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل اُس کے پاس نہیں ہوگا تو اس کے (مظلوم) ساتھی کی برائیاں اُس پر ڈال دی جائیں گی۔ مسند احمد میں حدیث ہے کہ اعمال تین قسم کے ہوں گے۔ (1)۔ جن کو اللہ معاف نہیں کرے گا۔ جیسا کہ شرک کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:48) ''یقیناً اللہ اس بات کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اس سے کم تر جو کچھ ہے وہ جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا۔''

(2)۔ وہ اعمال جو حقوق اللہ کے متعلق ہوں گے، اللہ چاہے گا تو انہیں معاف فرما دے گا، چاہے تو معاف نہ کرے۔ یعنی یہ کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ حقوق اللہ لازماً معاف ہو جائیں گے۔ (3)۔ وہ اعمال جو حقوق العباد سے متعلق ہیں، ان میں اگر کوتاہی ہوگی تو اللہ معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ متعلقہ بندے سے معافی نہ لے لی جائے۔ یہ بہت سنگین مسئلہ ہے جس پر ہر انسان کو فکر مند ہونا چاہیے۔ روز قیامت ایک ایک نیکی کی بہت بڑی قیمت ہوگی۔ سورۃ العبس میں ہے:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴾ ﴿وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴾ ﴿وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴾ ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴾ (آیات:34 تا 36) ''اُس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے۔ اُس دن اُن میں سے ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہوگی جو اُسے (ہر ایک سے) بے پروا کر دے گی۔''

سورۃ المعارج میں فرمایا:

﴿وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴾ ﴿يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ﴾ ﴿وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ﴾ ﴿وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ﴾ ﴿وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ﴾ ''اور کوئی دوست کسی دوسرے دوست کا حال نہیں پوچھے گا، وہ انہیں دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ کاش اُس دن کے عذاب کے بدلے میں اپنے بیٹوں کو دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو اور اپنے اس کنبہ کو جو اسے پناہ دیتا تھا اور ان سب کو جو زمین میں ہیں پھر اپنے آپ کو بچا لے۔''

حقوق العباد کا معاملہ اس قدر حساس ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس مال اور اسباب نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز، روزہ اور زکوٰۃ تو لائے گا لیکن اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، پھر اس کی نیکیاں اُن لوگوں کو دی جائیں گی، پھر بھی اگر حقوق العباد میں کوتاہیاں باقی رہیں گی تو اُن لوگوں کے گناہ اس کے کھاتے میں ڈالے جائیں گے اور آخر کار وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

آج دنیا میں ظلم کا راج ہے، جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق جس کے پاس طاقت ہے وہ جو چاہے کرے اس کو کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ قوم کا مال ہڑپ کر کے باہر جزیرے بن گئے، محلات بن گئے، قوم کا بیڑہ غرق کر دیا، 15 لاکھ افغان بھائیوں کو شہید کروا دیا لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اللہ نے فرعون اور نمرود کو بھی دنیا میں چھوٹ دی تھی، لیکن آخر کار اللہ کے سامنے عدالت لگے گی۔ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے:

﴿وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴾ (مریم:95) ''اور قیامت کے دن سب کے سب آنے والے ہیں اس کے پاس اکیلے اکیلے۔''

جب اللہ کی عدالت لگے گی تو وہاں سے فرار کا کوئی راستہ نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارش کام آئے گی اور نہ پیسہ۔ جتنا ظلم کیا ہوگا اس کے بدلے میں اگر کوئی نیکیاں کی ہوں گی تو وہ دینا پڑیں گی ورنہ مظلوموں کے گناہ اس کے کھاتے میں ڈالے جائیں گے۔

آج وقت ہے ہم سب اپنا جائزہ لیں، ماں باپ کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہے؟ شوہر کا بیوی کے ساتھ اور بیوی کا شوہر کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ پڑوسیوں کے ساتھ کوئی ناانصافی تو نہیں ہو رہی، بیٹیوں کا وراثت میں، جائیداد میں حصہ تو نہیں دبا کر بیٹھے ہوئے؟ آفس میں اپنے ملازمین کے حقوق تو غصب نہیں ہو رہے؟ تاجر ہیں تو دو نمبر مال ایک نمبر بتا کر تو بیچ نہیں رہے؟ حقوق العباد میں کسی بھی قسم کی اگر کوتاہی ہو رہی ہے تو آج ہی اس کا ازالہ کر لیں، دوسروں کا حق ادا کریں، ظلم وزیادتی کی صورت میں معافی مانگ لیں ورنہ اللہ کی عدالت میں ایک ایک عمل کا حساب دینا پڑے گا اور پورا پورا انصاف ہوگا۔

حالاتِ حاضرہ

اس وقت ملکی معیشت کی صورتحال سب کے سامنے

ہے، قوم کھربوں روپے کے قرضوں تلے دبی ہوئی ہے، مہنگائی اور غربت کی وجہ سے لوگ ملک چھوڑنے کے چکر میں سمندروں میں ڈوب رہے ہیں، کہیں خودکشیاں ہو رہی ہیں، لیکن دوسری طرف حکمران اشرافیہ کی عیاشیاں ہیں کہ بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں۔ 2024ء کے آخر میں پنجاب اسمبلی نے ممبران اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات میں 500 فیصد سے لے کر 700 فیصد تک اضافہ کیا اور اب قومی پارلیمان کے ممبران کی تنخواہوں اور مراعات میں بھی 100 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔ FBR میں جھگڑا چل رہا ہے، ان کے چیئرمین کہتے ہیں ہم 1 ہزار سے زائد نئی اور مہنگی گاڑیاں خرید کر رہیں گے جبکہ سینٹ کی قائمہ کمیٹی نے اس کی مخالفت کی ہے، اطلاعات کے مطابق اس کے بعض اراکین کہہ رہے ہیں کہ انہیں دھمکیاں مل رہی ہیں۔

بہر حال قرضوں اور مہنگائی کے بوجھ تلے دبی ہوئی قوم کے ساتھ یہ جو ظلم ہو رہا ہے یہ بھی حقوق العباد کو غصب کرنے کے مترادف ہے۔ ایک طرف کہا جا رہا ہے کہ قوم کے بوڑھوں کی پینشن میں اضافہ کے لیے پیسے نہیں ہیں اور دوسری طرف قوم کے پیسوں سے عیاشیوں کے نئے سے نئے پیمانے ایجاد کیے جا رہے ہیں۔ قوم کا مال اس قدر بے دردی کے ساتھ لٹانے پر انہیں اللہ کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ حالانکہ اکثریت میں ممبران اسمبلی اربوں پتی اور کھربوں پتی ہیں، جاگیردار اور سرمایہ دار ہیں جن کے پاس اتنی دولت ہے کہ کوئی حساب نہیں ہے، اسی طرح یہ جج، جرنیل، بیوروکریٹس جو لاکھوں روپے تنخواہیں اور مراعات لے رہے ہیں، مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ قوم اس وقت مشکل سے دوچار ہے، چلو میں اپنی تنخواہ میں سے چند لاکھ کم لے لیتا ہوں۔ ہرگز نہیں! چیئرمین FBR کہتے ہیں 7 ارب روپے کی کرپشن اس ادارے میں ہوئی ہے۔ باقی اداروں کا حال کیا ہوگا۔ کوئی خدا کا خوف کرو! یہ جاگیردار اور سرمایہ دار اتنا ٹیکس نہیں دیتے جتنا غریب آدمی اپنی محنت کی کمائی سے ریاست کو دے رہا ہے۔ یہ پیسہ غریب پر خرچ کرنے کی بجائے اشرافیہ اپنی عیاشیوں پر خرچ کر رہی ہے اور ملک اور قوم کے نام پر جو قرضہ لیا جا رہا ہے اس کو قوم اپنی جیبوں سے ادا کر رہی ہے۔ اس وقت قوم 73 کھرب روپے کے قرضوں میں ڈوبی ہوئی ہے، سارا دن بے چارا عام آدمی محنت مزدوری کر کے، دو دو نوکریاں کر کے بھاری ٹیکسوں کی صورت میں یہ قرضہ چکانے میں اپنا حصہ ڈال رہا ہے مگر اشرافیہ اس غریب قوم پر مزید بوجھ ڈالے جا رہی ہے۔ یہ سب بھی حقوق العباد کا مسئلہ ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ دوران جہاد ایک شخص حضور ﷺ کی جماعت میں شریک ہو کر لڑ رہا تھا اور دوران جنگ قتل ہو گیا۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ جہنم کی آگ میں جلنے والا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک چادر چرالی تھی۔ اندازہ کیجئے حضور ﷺ کے ہمراہ جہاد کر رہا ہے مگر ایک چادر کی کرپشن کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ ہماری کیا حیثیت ہے کہ قوم کا مال لوٹ کر جزیرے بنائیں، محلات خریدیں اور پھر خیرات کے نام پر، خدمت خلق کے نام پر کچھ دے کر، مساجد میں قالین بچھا کر اور پنکھے لگوا کر سمجھیں کہ ہم بخشے جائیں گے؟ سود خوری اور حرام خوری کر کے مسجدیں بنوا دیں، یتیم خانے بنا لیں تو کیا قوم کا حق اللہ معاف کر دے گا؟ ہرگز نہیں! اللہ پاک ہم سب کو اپنی اصلاح کرنے اور حقوق العباد کے معاملے میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کا ازالہ اسی دنیا میں کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

پریس ریلیز 07 فروری 2025ء

ٹرمپ کے غزہ پر قبضہ کرنے کے بیان سے بلی تھیلے سے باہر آ گئی ہے

شجاع الدین شیخ

ٹرمپ کے غزہ پر قبضہ کرنے کے بیان سے بلی تھیلے سے باہر آ گئی ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ کے اس بیان نے ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیا ہے کہ امریکہ کا صدر چاہے ڈیموکریٹ ہو یا ریپبلکن وہ صیہونیوں کا آلہ کار ہی ہوتا ہے۔ امریکی صدر منتخب ہونے سے قبل ٹرمپ نے دنیا میں جنگیں ختم کرنے کے جس عزم کا اظہار کیا تھا وہ محض امریکی مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے ایک شاطرانہ چال تھی اور جنگی مجرم نتن یاہو سے ملاقات کے بعد اس بیان پر صدر ٹرمپ کا مکر کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ناجائز صہیونی ریاست نے 7 اکتوبر 2023ء کے بعد تقریباً ساڑھے 13 ماہ تک غزہ پر مسلسل بمباری کی اور بچوں، خواتین اور بوڑھوں سمیت مسلمانوں کا قتلِ عام کیا لیکن اپنے اہداف حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہوئی۔ اسرائیلی درندوں نے غزہ کی 90 فیصد عمارتیں جن میں مساجد، گھر، ہسپتال، سکول اور پناہ گزین کیمپ شامل تھے اُن سب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور اب 'تعمیر نو' کے نام پر غزہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے وہ امریکی اور مغربی ممالک میں اپنے معاونین کو استعمال کریں گے اور اسی آڑ میں مغربی میڈیا کے ذریعے دنیا بھر کے عوام میں اپنی مکمل طور پر کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔ امیر تنظیم نے پاکستان، سعودی عرب، چین اور روس سمیت دیگر کئی ممالک کی جانب سے غزہ پر قبضہ کر کے وہاں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کرنے کی صہیونی سازش کو مسترد کرنے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کے مجاہدین اور عوام نے گزشتہ ساڑھے 13 ماہ میں ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسجد اقصیٰ کی حرمت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں اور وہ ٹرمپ کی جانب سے پیش کردہ اس صہیونی مکر و فریب کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔ اُنہوں نے مسلم ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ-نتن یاہو گٹھ جوڑ اور صہیونیوں کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے آپس میں اتفاق اور اتحاد پیدا کریں۔ سب مل کر فلسطینی مسلمانوں کی مدد اور مسجد اقصیٰ کی حرمت کے لیے عملی اقدامات کا فی الفور آغاز کریں تاکہ باطل قوتوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنایا جا سکے اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہو سکیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

رزق میں برکت کیسے؟

مفتی مسعود الرحمن (استاذ قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد)

آج کے دور میں اکثر لوگ رزق کے معاملے میں بے سکونی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ دن رات محنت کرتے ہیں، مختلف ظاہری اسباب اختیار کرتے ہیں لیکن پھر بھی دل کی بے چینی اور رزق میں برکت کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے رزق کے لیے ظاہری اسباب پر ساری توجہ مرکوز کر رکھی ہے لیکن معنوی اسباب کو نظر انداز کر دیا ہے جو درحقیقت رزق میں برکت کا حقیقی ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین میں جہاں اُخروی معاملات میں رشد و ہدایت کارفرما ہے وہاں اس میں دنیاوی امور میں بھی انسانوں کی رہنمائی کی گئی ہے، جس طرح اس دین کا مقصد آخرت میں انسانوں کو سرفراز وسربلند کرنا ہے، اسی طرح یہ دین اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھی نازل فرمایا کہ انسانیت اس دین سے وابستہ ہوکر دنیا میں بھی خوش بختی اور سعادت مندی کی زندگی بسر کرے۔

کسبِ معاش اور حصولِ رزق کے اسباب کو قرآن وحدیث میں خوب وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اگر انسان ان اسباب کو اچھی طرح سمجھ کر مضبوطی سے تھام لے اور صحیح انداز میں ان سے استفادہ کرے تو انسانوں کے لیے ہر جانب سے رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

ذیل میں رزق میں برکت کے چند اسباب تحریر کیے جارہے ہیں:

دعا کرنا:

اپنے رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دعا خود سکھائی ہے: ﴿وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١٤﴾ (المائدۃ) ”اور تو ہمیں رزق عطا کر، بیشک تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم کہتے ہو: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رزق دینے کا فیصلہ کردیا۔ (شعب الایمان)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نمازِ فجر سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا)) ”اے اللہ میں آپ سے نفع بخش علم اور پاکیزہ رزق اور قبولیت والے عمل کی دعا کرتا ہوں۔“ (ابن ماجہ)

استغفار کرنا:

جن اسباب کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کیا جاتا ہے، اُن میں سے ایک اہم سبب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢﴾ (سورۃ نوح) ”اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہارے اموال اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لیے باغ اور نہریں جاری کردے گا۔“

چار لوگوں کے لیے ایک ہی وظیفہ

امام حسن بصریؒ کے پاس چار اشخاص آئے، ہر ایک نے اپنی اپنی مشکل بیان کی۔ ایک نے قحط سالی کی دوسرے نے تنگدستی کی، تیسرے نے اولاد نہ ہونے کی اور چوتھے نے اپنے باغ کی خشک سالی کی شکایت کی۔ آپؒ نے چاروں کو اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی تلقین کی۔ حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ مسائل لے کر آئے اور آپؒ نے ان سب کو ایک ہی بات کا حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: میں نے اُنہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں بتائی بلکہ میں نے تو اُنہیں اُسی بات کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے کہلوایا ہے۔ (تفسیر قرطبی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)) ”جو بندہ کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے کشادگی عنایت فرماتے ہیں اور اُسے ایسی راہوں سے رزق عطا فرماتے ہیں جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔“ (ابوداؤد)

پاکیزہ زندگی کی خاطر نکاح کرنا:

رزق میں برکت وکشادگی کا ایک ذریعہ گناہوں سے بچنے کے لیے نکاح کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَاۗىِٕكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٣٢﴾ (النور) ”تم میں سے جو مرد وعورت بے نکاح ہوں اُن کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام اور باندیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص وہ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرماتے ہیں: ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا دوسرا مکاتب غلام جو ادائیگی کی نیت رکھتا ہو اور تیسرا نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کی نیت سے نکاح کرنے والا ہو۔ (ترمذی)

تقویٰ (اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارنا)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٢ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ﴾ (الطلاق 3،2) ”جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے چھٹکارے کی راہ نکال دیتے ہیں اور اُسے ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جس کا اُسے گمان بھی نہ ہو۔“

امام نوویؒ تقویٰ کی تعریف میں لکھتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کی پابندی کرنا۔ تقویٰ کے معنیٰ یہ ہیں کہ انسان ایسے کاموں سے بچا رہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا سبب ہوں۔“

مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو دو نعمتوں سے نوازیں گے: ایک اُس کو ہر غم اور مصیبت سے نجات دیں گے اور دوسرا اللہ تعالیٰ اُس کو وہاں سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رزق کے ظاہری و معنوی اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں برکت اور خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر فکری، مذہبی اور سیاسی انتشار پھیلانے والوں، ملک اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں اور بے حیائی پھیلانے والوں کو روکنے کے لیے پیکا ایکٹ جیسے قانون کی ضرورت تھی: رضاء الحق

سوشل میڈیا آج باقاعدہ ہتھیار بن چکا ہے۔ پاکستان دشمن طاقتیں اس ہتھیار کے ذریعے پاکستان میں بدامنی اور انتشار پھیلاتی ہیں اور پاکستان کا امیج پوری دنیا میں بدنام کرتی ہیں: آصف حمید

میزبان: وسیم احمد

’’پیکا ایکٹ: توقعات اور خدشات‘‘ کے موضوع پر
پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہارِ خیال

سوال: متنازعہ پیکا قانون 2025ء پارلیمان کے دونوں ایوانوں سے پاس ہوکر آیا ہے۔ اس کے اہم نکات کیا ہیں اور اس کو متنازعہ کیوں بنایا جارہا ہے؟

رضاء الحق: بنیادی طور پر یہ قانون 2016ء میں پاس کیا گیا تھا۔ پھر 2019ء میں اس میں ترمیم لائی گئی جو کہ 2022ء میں پاس ہوئی لیکن ہائی کورٹ نے اسے کالعدم قرار دے دیا۔ 2025ء میں دوبارہ اس میں ترامیم کی گئی ہیں جو کہ دونوں ایوانوں کی جانب سے پاس ہوچکی ہیں اور صدرِ مملکت کے دستخط کے بعد اب یہ باقاعدہ قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ترامیم کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ الیکٹرانک کرائمز کی شکل تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ 2000ء کے بعد پرائیویٹ ٹی وی چینلز کھل گئے، پھر 2010ء کے بعد سوشل میڈیا کا طوفان آیا جس کے ذریعے انتشار پھیلا اور غیر اخلاقی چیزیں بھی اس میں شامل ہوگئیں۔ ان کو کنٹرول کرنے کے لیے کسی نہ کسی لائحہ عمل کی ضرورت تھی۔ پیکا ایکٹ انہی وجوہات کی بناء پر آیا۔ پیکا کے ادارے کا ایک چیئرمین ہوگا اور اس کے ساتھ 5 ممبرز ہوں گے جو کم ازکم بیچلر ڈگری ہولڈر ہوں۔ ادارے میں سیکرٹری داخلہ، چیئرمین پیمرہ، چیئرمین پی ٹی اے بھی شامل ہوں گے۔ چونکہ اس قانون کا تعلق معاشرے سے ہے لہٰذا معاشرے کے مختلف شعبوں کے ماہرین کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا جیسا کہ ایسا صحافی جو 10 سال تک پریس کلب کا ممبر رہا ہو، سوشل میڈیا ایکسپرٹ، آئی ٹی ایکسپرٹ، سافٹ ویئر انجینئر جو ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے تسلیم شدہ ڈگری کا حامل اور 10 سالہ تجربہ رکھتا ہو۔ یہ ادارہ الیکٹرانک کرائمز کو مانیٹر کرے گا۔ قانون کے مطابق نظریۂ پاکستان کے خلاف بات کرنا، تشدد پر اُبھارنا، ملکی یا پرائیویٹ املاک کو نقصان پہنچانے کے لیے اُبھارنا، پورنوگرافی، جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلانا، عدلیہ، ریاستی فورسز اور پارلیمان کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرنا، فرقہ واریت کو ہوا دینے جیسی تمام چیزیں جرائم میں شامل ہوں گی اور اس میں ملوث افراد کے خلاف پیکا ایکٹ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس قانون کے تحت سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی کے نام سے ایک نئی اتھارٹی بنے گی اور تفتیش کے لیے NCCIA (نیشنل سائبر کرائمز انویسٹیگیشن ایجنسی) کے نام سے ایجنسی بنے

مرتب: محمد رفیق چودھری

گی جس کے سربراہ کے اختیارات آئی جی پولیس کے برابر ہوں گے۔ مذکورہ بالا جرائم کے خلاف کوئی بھی شخص جا کر کیس رجسٹر کروا سکتا ہے اور ٹربیونل 90 دن میں فیصلہ کرنے کا مجاز ہوگا۔ تین رکنی ٹربیونل میں ہائی کورٹ کا ایک جج، ایک سافٹ ویئر انجینئر اور ایک صحافی شامل ہوں گے۔ یہ ٹربیونل جو فیصلہ کرے گا اس کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔ یعنی اسے فوجداری معاملہ بنادیا گیا ہے۔ اس کے برعکس دنیا بھر میں سائبر کرائمز کے کیسز کی سماعت سول کورٹ میں ہوتی ہے۔ ملزم کو گرفتار نہیں کیا جاتا بلکہ ملزم کو صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا جاتا ہے اور سزا کی صورت میں جیل نہیں بھیجا جاتا بلکہ مالی جرمانہ عائد کیا جاتا ہے، یا کمیونٹی کی خدمت پر لگادیا جاتا ہے۔

سوال: ہمارے ہاں سوشل میڈیا بہت بے لگام ہو چکا ہے، لوگوں کی پگڑیاں اُچھالی جاتی ہیں، جھوٹی افواہیں پھیلائی جاتی ہیں، کردار کشی کی مہمات چلائی جاتی ہیں جس سے ہرکوئی پریشان ہے لیکن جب بھی اس کے تدارک کے لیے کوئی قانون بنایا جاتا ہے تو اس کے خلاف شور برپا کیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

آصف حمید: سوشل میڈیا کے ذریعے جو جرائم ہوتے ہیں اُن کے خلاف قانون بننا چاہیے، مجرموں کو سزا بھی ہونا چاہیے۔ اس کی ضرورت بھی ہے۔ مشرف سے پہلے پاکستان میں صرف تین چینلز ہوا کرتے تھے: PTV, PTV WORLD اور STN۔ لیکن نائن الیون کے بعد امریکہ کے بیانیہ کو پھیلانے کے لیے دھڑا دھڑ پرائیویٹ چینلز کھولے گئے، مشرف نے کھلی اجازت دے دی، بے نامی اکاؤنٹس میں صحافیوں کو پیسے آنا شروع ہوئے اور امریکہ کے بیانیہ کو میڈیا نے بڑھا چڑھا کر پھیلایا۔ پھر 2006ء تک سوشل میڈیا بھی میدان میں آگیا، پاکستان اور بالخصوص اسلام کے خلاف پروپیگنڈا اور زہر پھیلانے کا کام بھی شروع ہوا اور اس کا فائدہ اسلام اور پاکستان دشمنوں نے اٹھانا شروع کیا۔ پیمرا اس وقت بھی موجود تھا آج بھی موجود ہے مگر ان چیزوں کو کنٹرول نہیں کرسکا۔ کسی کی عزت اُچھالنی ہو، کردار کشی کرنی ہو، ملک اور قوم کے خلاف پروپیگنڈہ مہم چلانی ہو تو اس کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارم موجود ہوتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ پھر یہ کہ مونیٹائزیشن اور کمائی کے چکر میں بے حیائی اور غیر اخلاقی چیزیں پھیلانے کا رواج عام ہورہا ہے۔ اس کو بھی کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے ورنہ یہ لوگ ہمارے معاشرے کو بہت گندا کردیں گے۔ سکینڈلز عام کرنا بھی ایک غلط رجحان ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اگرکوئی سکینڈل سامنے آ بھی جائے تو دیکھا جاتا ہے کہ کوئی ایسی خبر عام نہ کی جائے جس سے عوام پریشان ہوں یا کسی

کی زندگی پر بُرے اثرات پڑیں۔ جبکہ ہمارے ہاں اگر کوئی سکینڈل سامنے آجائے تو پورا میڈیا بال کی کھال اُتارتا ہے اور اس کو بار بار دکھاتا اور خبریں جاری کرتا ہے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہمارے ہاں اگر کسی کو بدنام کرنا ہو اور اس کا کوئی سکینڈل نہ بھی ہو تو اس کا جھوٹا سکینڈل بنا کر پھیلا دیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے لوگوں کو بلیک میل کرنے کے لیے بھی ویڈیوز بنانے کا کام شروع ہوگیا۔ کسی شریف انسان کی، کسی گھر کی عزت محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی اس سلسلہ کو کوئی روکنے ٹوکنے والا ہے۔ علماء اور اکابرین ملت کے خلاف زہر افشانی کی جاتی ہے، مذہبی اور فکری انتشار کو ہوا دی جاتی ہے۔ پھر یہ کہ سوشل میڈیا آج باقاعدہ ہتھیار بن چکا ہے جس کو دشمن اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ پاکستان دشمن طاقتیں اس ہتھیار کے ذریعے پاکستان میں انتشار پھیلاتی ہیں، پاکستان کا امیج پوری دنیا میں بدنام کرتی ہیں۔ انڈیا اور دوسری طاقتیں ایسے لوگوں کو فنڈنگ کرتی ہیں۔ لہٰذا ایسے قانون کی بہرحال ضرورت تھی اور اس پر عمل بھی ہونا چاہیے۔ جہاں تک اس قانون کو متنازعہ بنانے کا تعلق ہے تو اس کی وجوہات سیاسی بھی ہوسکتی ہیں۔ اگر قانون کا صحیح استعمال ہوگا تو کسی کو شکایت نہیں ہوگی۔ تاہم اس سے آگے بڑھ کر اصل اور حقیقی حل یہ ہے کہ ہم سچے مسلمان بن جائیں۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں تو سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حضرت علی ؓ کا قول ہے کہ بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ کسی بے گناہ پر تہمت لگانا یا سزا دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کی معافی نہیں ہے چاہے آپ 100 چادریں اپنی قبروں پر چڑھوالیں، 100 کنویں کھدوالیں جب تک کہ متاثر بندہ معاف نہ کرے۔

سوال: اپوزیشن میں شامل جماعتوں کی طرف سے بیان سامنے آیا ہے کہ وہ اس قانون کو عدالت میں چیلنج کریں گی، کچھ دیگر حلقوں کی جانب سے بھی اس قانون کی مخالفت کی جارہی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا وہ درست ہیں؟

رضاء الحق: دنیا میں کئی ممالک انتشار سے بچنے کے لیے ایسے قوانین بناتے ہیں۔ جیسا کہ چائنہ میں ون پارٹی سسٹم ہے، اگر کوئی کمیونسٹ پارٹی کے خلاف بات کرے تو اس کو اٹھا لیا جاتا ہے، وہاں 50 سال سے لوگ اس قانون کے عادی ہو چکے ہیں اور انہیں معلوم ہے کیا بات کہنی ہے اور کیا نہیں کہنی۔ اسی طرح روس میں بھی کوئی صدر پیوٹن کے خلاف بات کرتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے۔ برطانیہ میں بادشاہ کے خلاف کوئی بات کرے تو اس کے خلاف کیس دائر ہوتا ہے مگر سزا کے طور پر جیل نہیں ہوتی بلکہ کسی کمیونٹی ورک پر لگا دیا جاتا ہے۔ پاکستانی نظام حکومت میں اپوزیشن کا ایک تصور ہے جو کہ ہمیشہ حکومت کی مخالفت کرتی ہے ۔ حالانکہ ترقی یافتہ ممالک میں اپوزیشن حکومت کی غلط پالیسیوں پر تنقید کرتی ہے۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں اپوزیشن باقاعدہ طور پر ایک شیڈو گورنمنٹ بناتی ہے جس میں تمام وہ عہدے موجود ہوتے ہیں جو گورنمنٹ میں موجود ہوتے ہیں۔ وہ پالیسیز بھی بناتے ہیں اور عوام تک پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح برطانیہ

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی رجسٹریشن پاکستان میں کی جائے گی۔ اگر وہ قانون کے مطابق نہیں چلیں گے تو ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے گی اور ان کو بند کر دیا جائے گا۔

میں صرف 4 ٹی وی چینلز ہیں: BBC، آئی ٹی وی، چینل 4 اور سکائی۔ وہاں میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے Ofcom کے نام سے باقاعدہ ادارہ کام کر رہا ہے۔ یہاں ماضی میں اپوزیشن کو زیر اعتاب لانے کے لیے قوانین کا غلط استعمال بھی ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح اپوزیشن کا طرزِ عمل بھی غیر منصفانہ ہوتا ہے۔ یہاں حکومتی عہدیداروں کے خلاف سوشل میڈیا پر جب تنقید کی جاتی ہے تو نوبت گالیوں تک چلی جاتی ہے، بلاوجہ کردار کشی کی جاتی ہے۔ پھر وہی اپوزیشن جب حکومت میں آتی ہے تو یہ ساری چیزیں اسے غلط نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بہرحال میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے قانون اور ادارے کی ضرورت ہے۔

سوال: ادارے تو پہلے بھی یہاں موجود ہیں جیسا کہ پیمرا ہے، وزارت اطلاعات ونشریات ہے، پریس کونسل ہے، PTA ہے، قوانین بھی موجود ہیں، وارننگز بھی جاری ہوتی ہیں چینلز بھی بند ہوتے ہیں مگر اس سب کے باوجود آج تک میڈیا کو لگام کیوں نہیں ڈالی جا سکی؟

رضاء الحق: بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں اخلاقی تربیت کا فقدان ہے۔ یہاں ہر سیاسی جماعت خود کو پولیٹیکل آرگنائزیشن کہتی ہے مگر آرگنائزیشن میں تربیت کا نظام نہیں ہے۔ حالانکہ تنظیم میں اپنے نظریہ کے مطابق تربیت کا اہتمام لازمی ہوتا ہے جیسا کہ تنظیم اسلامی کے پاس ایک نظریہ ہے تو اس کے مطابق اس کے کارکنوں کی تربیت کا باقاعدہ نظام بھی موجود ہے اور اس کے تحت رفقاء کو ہر سطح پر باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔

آصف حمید: پیکا قانون کے خلاف شور مچانے والوں میں بعض صحافتی تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ جبکہ یہاں زرد صحافت بھی بہت ہے، ذمہ دارانہ صحافت بہت کم ہے، زیادہ تر کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اپنے چینلز کی ریٹنگ بڑھانے کے لیے کوئی بھی ایشو اٹھاتے ہیں اور غلط بیانی اور مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے رائی کا پہاڑ بنایا جاتا ہے، توہین آمیز زبان استعمال کرنا اور ہارڈ ٹاک کرنا عام رواج بن گیا ہے۔ یہاں تک کہ چینلز پر لوگوں کو بٹھا کر آپس میں لڑوا دیا جاتا ہے تاکہ ویوز کی تعداد بڑھے اور چینل کو ریٹنگ ملے۔

رضاء الحق: اگر آپ برطانیہ کی پارلیمنٹ کا جائزہ لیں تو وہاں زیادہ تر اراکینِ پارلیمنٹ سچائی اور امانت داری پر پورا اُتر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ بحیثیت مسلمان ہمیں اس معیار پر اُترنا چاہیے تھا۔ نوم چومسکی نے 2000ء کی ابتداء میں میڈیا کے حوالے سے Weapons of Mass Deception (بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کے ہتھیار) کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔

سوال: ہمارے ہاں سوشل میڈیا پر کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے، جو چاہتا ہے کسی دوسرے پر گند اچھالتا ہے، جس انداز میں چاہے لکھتا ہے، بولتا ہے۔ ریٹنگ بڑھانے کے لیے لوگوں کو گتھم گتھا کروا دیا جاتا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ بعض سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے منتظمین بیرون ممالک بیٹھے ہوتے ہیں، وہ کسی قانون کے تحت نہیں آتے۔ پھر اگر کوئی قانون بن بھی جائے تو اس کے خلاف صحافتی تنظیمیں اکٹھی ہو جاتی ہیں، عدالت کے ذریعے کالعدم قرار دلوایا جاتا ہے۔ اس مسئلے کا حتمی حل کیا ہے اور دین اس حوالے سے ہمیں کیا رہنمائی دیتا ہے؟

آصف حمید: جو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز بیرون ملک سے چلائے جارہے ہیں پیکا ایکٹ کے تحت ان کی رجسٹریشن پاکستان میں کی جائے گی۔ اگر وہ قانون کے مطابق نہیں چلیں گے تو ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے گی اور ان کو بند کر دیا جائے گا۔ بہرحال قانون اپنی جگہ ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے لیے سب سے بڑا قانون وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں کہا گیا:

''اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔'' (آیت:36)

جو کچھ بھی ہم سوشل میڈیا پر دیکھ، سن اور کر رہے ہیں اس حوالے سے اگر ہم دنیا میں قانون کی پکڑ میں آنے سے بچ بھی جائیں تو آخرت میں ہمیں ضرور جواب دینا ہوگا۔

سورۃ الحجرات میں فرمایا:

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں کسی قوم کو نادانی میں ایذا نہ دے بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔'' (آیت:6)

اسی سورت میں آگے فرمایا:

''اے اہل ایمان! تم میں سے کوئی گروہ دوسرے گروہ کا تمسخر نہ اڑائے' ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں' (اسی طرح) عورتیں بھی دوسری عورتوں کا تمسخر نہ اڑائیں' ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور اپنے آپ کو عیب مت لگاؤ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے چڑانے والے نام رکھا کرو۔ ایمان کے بعد تو برائی کا نام بھی برا ہے اور جو باز نہیں آئیں گے وہی تو ظالم ہیں۔'' (الحجرات:11)

اسی سورت میں آگے پھر فرمایا:

''اے اہل ایمان! زیادہ گمان کرنے سے بچو' بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں' اور ایک دوسرے کے حالات کی ٹوہ میں نہ رہا کرو' اور تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ یہ تو تمہیں بہت ناگوار لگا!'' (الحجرات:12)

سورہ نور میں فرمایا گیا:

''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (آیت:19)

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تنگ اور باریک لباس پہننے والی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکیں گی۔ ایک حدیث میں فرمایا: دیوث مرد جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکتا۔ دیوث مرد وہ ہے جو اپنی عورتوں کی عزت اور عصمت کی حفاظت نہیں کرتا۔ آج سوشل میڈیا پر اپنی پوری فیملی کو بے پردہ دکھایا جاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے کہ زنا آنکھ کا بھی ہوتا ہے، دل کا بھی ہوتا ہے، کان کا بھی ہوتا ہے۔ آج کوئی بھی سمارٹ فون والا اس سے بچا ہوا نہیں ہے (الا ماشاء اللہ)۔ اگر دین کی ان تعلیمات پر عمل کیا جائے تو الیکٹرانک کرائمز کا سد باب ہوسکتا ہے۔ ہمارے دینی حلقوں کو چاہیے کہ وہ اس حوالے سے آگاہی مہمات شروع کریں۔

سوال: پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر آزادی اظہار رائے کے حق میں اور فیک نیوز کے خاتمے کے لیے آپ کیا تجاویز دیں گے؟

رضاء الحق: پہلی بات یہ ہے کہ مادر پدر آزادی کا اسلام قائل نہیں ہے۔ آزادی کی حدود ہیں جو کہ قرآن و سنت میں طے شدہ ہیں۔ اسی طرح اسلام کا قانون قذف بہت اہم ہے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی جھوٹی گواہی دیتا ہے تو اس کی بھی سزا ہے۔ اس کا اطلاق ہونا چاہیے۔ پھر یہ کہ مجرمین کو سرعام سزائیں دی جائیں تا کہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ اسلامی تاریخ میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ آج بھی سعودی عرب میں قتل کے مجرموں کی لوگوں کے مجمع میں گردنیں اُڑائی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ وہاں جرائم کی شرح بہت کم ہے۔ یہی معاملہ منشیات کی سمگلنگ میں ملوث لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں منشیات کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر یہ کہ انسانی معاشرہ کی تربیت کا پہلو بہت اہم ہے۔ بدقسمتی سے ہمارا پورے کا پورا میڈیا گلیمرائز کرنے میں لگا ہوا ہے۔ حالانکہ یہی میڈیا اگر قوم کی اخلاقی بنیادوں پر تربیت اور اصلاح کا کام کرے تو معاشرے میں بڑی تبدیلی آسکتی ہے۔ اسی طرح نظام تعلیم تربیت کا اہم ذریعہ ہوا کرتا ہے مگر ہمارے ہاں وہ بھی مغربیت پھیلانے میں لگا ہوا ہے۔ یعنی گھر اور ریاست دونوں میں اخلاقی تربیت کا انتظام نہیں ہے۔

> بدقسمتی سے ہمارا پورے کا پورا میڈیا گلیمرائزیشن میں لگا ہوا ہے حالانکہ یہی میڈیا اگر قوم کی اخلاقی بنیادوں پر تربیت اور اصلاح کا کام کرے تو معاشرے میں بڑی تبدیلی آسکتی ہے۔

سوال: جھوٹی افواہیں اور بے بنیاد خبریں پھیلانے کی روک تھام کیسے ممکن ہے، آپ کیا تجاویز دیں گے؟

آصف حمید: چاہے عوام ہوں یا قانون نافذ کرنے والے ادارے، سب کے لیے اہم یہ ہے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور آخرت کی جوابدہی کا احساس دل میں پیدا کریں۔ اگر دنیا میں ہم قانون کی پکڑ سے بچ بھی جائیں گے تو آخرت میں نہیں بچ سکیں گے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ پہلی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں کہ ان کے بڑے جب کوئی جرم کرتے تھے تو ان کو معاف کر دیا جاتا تھا اور کمزوروں کو پکڑ کر سزا دی جاتی تھی۔ قانون کا نفاذ ہر جگہ یکساں ہونا چاہیے۔ پھر یہ کہ ہماری نوجوان نسل کی دینی بنیادوں پر تربیت کا اہتمام ہونا چاہیے تا کہ وہ دین کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوسکیں۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اس حوالے سے اپنی اولاد کی تربیت کا اہتمام کریں۔ ان پر نظر بھی رکھیں کہ وہ سوشل میڈیا کا استعمال کس طرح کر رہے ہیں۔ اگرچہ آج کے دور میں دین پر چلنا بہت مشکل ہے مگر جو لوگ دین کو اپنالیں گے ان کے لیے بہت بڑی خوشخبری اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے: "اسلام اپنی ابتداء میں اجنبی تھا اور عنقریب پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع میں تھا، خوش بختی ہے اجنبیوں کے لیے۔'' بحیثیت امتی ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم ان خوش بخت لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ بیرونی ممالک سے جو سازشیں اور جو ایجنڈے اسلام اور پاکستان کے خلاف چلائے جاتے ہیں ان کا شکار ہونے سے اپنی نسلوں کو بچانا چاہیے، سب سے اہم یہ ہے کہ اپنے دل میں اللہ کا خوف پیدا کریں اور اپنی آخرت کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کے تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ آصف حمید: مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر تنظیم اسلامی پاکستان۔

2۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔

میزبان: وسیم احمد: نائب مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔

ممنوعہ بلندی!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ڈونلڈ ٹرمپ کی کرسیٔ صدارت پر براجمانی نیک شگون ثابت نہیں ہورہی۔ جس دھوم دھڑ کے، ڈینگ بازی اور سبھی کو للکارنے، دھمکانے، دنیا گویا الٹ کر رکھ دینے کے زعم کا ہر جملے ہر آن اظہار تھا، وہ پے در پے اسی پر الٹ کر آن پڑا۔ مشرق وسطیٰ میں جہنم بھڑک اٹھے گی۔ اس کا جواب کیلی فورنیا میں 3 ہفتے پر محیط، وسیع علاقے پر (150 مربع کلومیٹر) بھڑک اٹھنے والے غضبناک شعلوں کی جہنم زار سے مل گیا۔ یہ ایک بڑھک امریکہ کو 275 ارب ڈالر کے نقصان کی پڑی۔ پھر چھوٹتے ہی اپنے ہمسایوں کو للکارنا شروع کر دیا۔ پاناما کینال، امریکی کنٹرول میں لینے کی دھمکی دے دی۔ پاناما کے صدر نے مضبوط مدبرانہ لب ولہجے میں جواب دیا کہ یہ پاناما کی ملکیت ہے اور رہے گی اور ہم نے عالمی تجارت ذمہ دارانہ انداز میں نبھائی ہے۔ پھر باری تھی میکسیکو پر دھونس جمانے کی۔ 'گلف آف میکسیکو' کا نام بدل کر خلیج امریکہ رکھنے کی۔ (جس پر ہلیری کلنٹن نے قہقہہ لگایا) میکسیکو کی صدر کلاڈیا شین بام نے بے ساختہ اپنی تقریر میں ہنستے ہوئے اسے لطیفہ جان کر برطرف کرتے کہا: ہمارے لیے اور پوری دنیا کے لیے یہ بدستور خلیج میکسیکو ہے۔ میکسیکو، کیوبا دوسرے قریبی ممالک نے صدر ٹرمپ کا یہ حکم نامہ جاری کرنے کو محض ایک بڑھک جانا۔ اسے ناراضگی، حیرت زدگی اور جھٹک دینے کے انداز میں لیا۔ پھر باری تھی میکسیکو، برازیل اور کولمبیا کے غیر قانونی تارکین کو مجرم، (Criminal Aliens) کہہ کر سخت تذلیل کے ساتھ گھیرنے، پکڑنے، نظر بند کرنے اور واپس بھیجنے کی۔ (میکسیکو اور امریکہ پرانے ہمسائے اور اتحادی رہے ہیں۔ ٹرمپ کے آتے ہی جھگڑوں کا پٹارہ کھل گیا ہے۔) جس نے شدید غم وغصہ پیدا کیا۔ پہلے 3 امریکی فوجی جہازوں کو تو میکسیکو نے اترنے کی اجازت نہ دی۔ بمشکل تمام مسئلہ حل کیا گیا۔ برازیل اور کولمبیا کے شہریوں کو بھی شدید ذلت کے ساتھ ہتھکڑیوں، زنجیروں میں بندھے شدید گرمی میں (بغیر ائرکنڈیشننگ) بے ہوش ہوتے، چیختے، روتے بچوں کے ساتھ جہازوں میں ٹھونس دیا گیا۔ مسافروں نے ایمرجنسی لیور کھینچ کر ہنگامی دروازے کھول کر جہاز کے پروں پر بیٹھ کر ہنگامہ کھڑا کیا۔ حکومتِ برازیل کی شدید خفگی پر برازیلی ایئر فورس جا کر بے دخل کیے جانے والے مسافر باعزت واپس لائی۔ برازیل اور کولمبیا کے شہریوں کی تذلیل پر خطے بھر میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی۔ ٹرمپ نے بے دخل کیے جانے والوں کو قاتل، ڈرگ لارڈ، گینگ ممبر نوعیت کے مجرمانہ القابات سے نوازا جس پر حکومتیں بپھر اٹھیں۔ ادھر 20 سال ہرجائی امریکہ پر جانیں لٹاتے، ان کے مددگار 40 ہزار افغانوں کو بھی ٹرمپ نے لینے سے انکار کر دیا! پاکستان سمیت کئی بیرونی ممالک میں جانے کے منتظر بیٹھے اپنی قربانیاں یوں رد ہوتے دیکھ کر رو دھو رہے ہیں۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم! یہ رہا کرسیٔ صدارت پر ٹرمپ کا پہلا ہفتہ!

اسی دوران غزہ پر 2 ہزار پاؤنڈ بموں کی کھیپ بھیجی۔ بائیڈن کی مغربی کنارے پر قابض آباد کاروں پر لگائی پابندیاں ہٹائیں اور بائیڈن کی طرف سے روکی گئی 24 ہزار رائفلیں بھجوانے کا فرمان بھی صادر کیا۔ روکنے کی وجہ یہ خدشہ تھا کہ آباد کار یہودی اور اسرائیلی پولیس اسے فلسطینیوں کے خلاف استعمال کرے گی۔ امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ میں اپنا کتا غزہ اور مسلمانوں پر جو کھلا چھوڑا تھا، ٹرمپ بھنبھوڑ ڈالنے کی اس لہر میں سب سے بے رحم اور وحشی ہونے کا ثبوت دے رہا ہے۔ اسی کے تحت اجڑے تباہ حال فلسطینی، معاہدے کے بعد اب جب خوشی خوشی گھروں کو (کھنڈروں میں) لوٹ رہے ہیں تو ٹرمپ غزہ خالی کروانے کا نیا پلان بنا بیٹھا ہے۔ کہتا ہے: غزہ کو بس صاف کر دو۔ مصر اور اردن مزید فلسطینی لیں۔ صرف 15 لاکھ نہیں، سب نکالو! اردن میں پہلے ہی 23 لاکھ فلسطینی ہیں۔ مصر قبل ازیں بھی منع کر چکا ہے کہ انہیں غزہ سے صحرائے سینا نہیں بھیجا جا سکتا۔ یورپین یونین، امریکہ کے عرب پارٹنر، یو این سبھی کا کہنا ہے کہ فلسطینی آبادی غزہ سے نہیں نکالی جا سکتی۔ غزہ کسی طرح بھی اسرائیل کے ہاتھوں دوبارہ کالونائز نہ ہو۔ اسرائیلی، شہ پا کر مغربی کنارے کو غزہ ہی کی طرح تباہ کر رہے ہیں۔ گھروں پر قبضے، گھیراؤ، جلاؤ، گرفتاریاں۔ حماس، اسلامی جہاد اور فلسطینی سیاسی قیادت نے ٹرمپ کے اس ارادے پر شدید غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے اسے رد کیا ہے۔ فلسطینی ٹرمپ کی ایسی ہر کوشش ناکام بنا دیں گے کیونکہ یہ ایک اور نکبہ کی تیاری ہے۔ قتلِ عام اور بے دخلی کی۔ بحمد اللہ عرب وزرائے خارجہ کانفرنس قاہرہ میں (یکم فروری) مصر، اردن، سعودی عرب، قطر، امارات، فلسطینی اتھارٹی، عرب لیگ نے مشترکہ موقف اختیار کیا کہ فلسطینیوں کو کسی دوسرے ملک میں شفٹ کرنا ہر حال میں خارج از امکان ہے۔ یہ خطے کے استحکام کے لیے خطرہ ہوگا۔ نکالے جانے پر شدید ردعمل تھا کہ ہم فلسطین کے ناقابلِ تنسیخ حق (اپنی سرزمین پر) پر دست اندازی کی ہر کوشش مسترد کرتے ہیں۔ ہم تو مشرق وسطیٰ میں دو ریاستی حل کے ذریعے ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ کام کرنے کے منتظر تھے۔ ایسا کرنے کی کوشش پر مصری سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ (اور ایک زبردست مظاہرہ ٹرمپ پر لعن طعن کرتا ہو بھی چکا!) عرب وزراء نے بین الاقوامی کانفرنس، یو این کے ساتھ بلانے کا ارادہ ظاہر کیا جو غزہ کی تعمیرِ نو پر بات کرے گا۔ سو ٹرمپ کے اس غبارے سے بھی ہوا نکل گئی۔ رپورٹروں نے جب پوچھا کہ غزہ کیونکر خالی ہوگا تو ٹرمپ نے تکبر سے گردن اکڑا کر 3 مرتبہ زور دے کر کہا: (مصر، اردن) وہ ایسا ہی کریں گے! حالانکہ قدس کی سرزمین چھوڑنا تو دو سالہ فلسطینی بچے کی لغت میں بھی نہیں۔ یہ ناممکن ہے! مگر عرب ممالک، اخوانی جہادی مر مٹنے والے فلسطینی حافظوں، اسلام پسندوں کو اپنے ہاں کیونکر لا بسائیں گے؟ مصر سارے اخوانی، جیلوں، عقوبت خانوں میں ٹھونس کر بھی لرزاں وترساں رہتا ہے! اندازہ تو کیجیے ان شیروں کی عزیمت کا! لازوال قربانیوں پر بھی مسکراتے چہرے! ملبوں، کھنڈروں میں واپسی پر شکرگزاریوں سے پُر اور مسرور ہیں!

اسرائیل نے کہا تھا، 'جنگ کے بعد کا دن حماس کے بغیر ہوگا اور حماس کا وجود باقی نہ رہے گا!' اور ادھر؟ پھول ہیں صحرا میں یا 'شہزادے' قطار اندر قطار! معجزہ ہے کہ بشاش مضبوط مجاہدینِ قسام قیدیوں کی حوالگی کے لیے آئے تو (اسرائیل سے طوفانِ اقصیٰ میں چھینی) شاندار گاڑیوں کے قافلے، چمکتے یونیفارم، صحت مند مسرور قیدی جو 'دشمن' کے حسن سلوک اور اخلاق کی بلندیوں پر متمکن حماس کے گواہ تھے! دہشت گردی کے نام پر 20 سال دنیا کے دماغوں میں بھوسہ بھر کر مسلمانوں کو بدنام کرنے والے، اپنے گریبان میں جھانکیں۔ غزہ، شام کے ملبوں، قبرستانوں، قیدیوں سے بدسلوکی میں درندگی! دنیا نے سب دیکھ، جان لیا۔ مغرب میں ہر ایک فلسطینی کی شہادت کے عوض 5 افراد مسلمان

ہونے کی اطلاع ہے! سات عظیم شہداء قائدین کے نام اور احوال 'القسام' نے جاری کیے۔ ان کی زندگیاں صحابہؓ سے مشابہ اور اسلامی تاریخ کی لازوال انمول شخصیات ہی کا تسلسل ہیں۔ ایسے ہی قائدین غزہ کی ماؤں کی گود میں پلتے ہیں شیخ احمد یسینؒ تا ابوخالد محمد الضیفؒ و یحییٰ سنوارؒ! مقابلہ کر دیکھئے ہٹلر سلوٹ کرنے والے سفید فام برتری والے قارون اور فرعون دوراں، ڈونلڈ ٹرمپ سے یا نتین یاہو جنہیں دجال کی گھٹی ملی لگتی ہے!

ٹرمپ کا ایک اور اقدام، جو اسی پر الٹ گیا، یہ تھا کہ میکسیکو، کینیڈا، چین سے درآمدات پر ایک بھاری محصول (ٹیکس) عائد کر دیا۔ میکسیکو اور کینیڈا کے جواباً امریکی درآمدات پر ٹیکس کے بعد ٹرمپ نے فیصلہ مؤخر کر کے مذاکرات! چین نے امریکی کاروائی کے چند منٹ اندر جوابی ٹیکس اور پابندیاں عائد کر دیں۔ امریکہ پہلے ہی ان تین ممالک کا 36 کھرب ڈالر کا مقروض ہے! یورپ بھی جوابی اقدامات لے رہا ہے۔ امریکہ میں مہنگائی اور عالمی تجارتی جنگ کا سلسلہ چل پڑا ہے! ٹرمپ اب چینی صدر سے بات کرنے کو ہے تاکہ.....! احیائے عظمت میں ٹرمپ کا ہر قدم مزید تذلیل کا سبب بنتا گیا۔ اب ٹرمپ کی سونڈ (انتخابی نشان ہاتھی) پر جو پے در پے داغ لگے ہیں، جہازوں کے حادثے، ائیر ایمبولینس کی تباہی کیا کم تھی کہ ہر جانب آ بیل مجھے مار کا سماں ہے۔ یاد رہے کہ بلیک ہاک ہیلی کاپٹر کا گرنا عجب ہے۔ یہ وہ ہے امریکی سیکرٹری دفاع کے مطابق، جو ہنگامی حالت (ایٹمی حملہ) میں پینٹا گون رحکومت کی اہم شخصیات کو بچا کر نکال لے جانے پر مامور ہے۔ یہ اسی سالانہ تربیتی مشن پر تھا۔ پائلٹ اور ساتھی پائلٹ نہایت ماہر تھے! مگر ملک الموت سے زیادہ فرض شناس نہیں! پائلٹ ہیلی کاپٹر ممنوعہ بلندی پر لے گیا تھا جو بظاہر حادثے کا سبب بنا۔ ٹرمپ بھی ممنوعہ بلندیوں پر مسلسل محو پرواز ہے! گر ہمی 'ٹرمپ' وہمی 'پائلٹ'، کار امریکہ تمام خواہد شد! (اگر یہی ٹرمپ اور ایسے ہی پائلٹ رہے تو امریکہ کا کام تمام ہوا!)

پاکستان کو ہمہ وقت سوئے امریکہ دیکھنے کی بجائے سورۃ القلم 16-10، پڑھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک کردار اللہ دکھاتا ہے اور اس کے آگے دبنے، جھکنے سے منع فرماتا ہے۔ یہ کہہ کر کہ: 'ایسے آدمی کی دھونس قبول نہ کرو!' اس کے اوصاف؟ مال و اولاد والا ہے، سخت بخیل، حقیر و ذلیل، بے وقعت، بھلائی سے روکنے والا، ظلم و زیادتی میں حد سے گزرنے والا، بداعمال، جفاکار!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ — دعائے مغفرت

☆ حلقہ گوجرانوالہ کے رفیق تنظیم جناب نصر اللہ خان چیمہ وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0342-1133460

☆ حلقہ سرگودھا، جوہر آباد کے مبتدی رفیق جناب محمد عرفان کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0303-8538364

☆ حلقہ بہاول نگر، ہارون آباد غربی کے بزرگ ملتزم رفیق جناب محمد شبیر احمد انصاری کی اہلیہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0333-6305795

☆ حلقہ سرگودھا، جوہر آباد کے مبتدی رفیق جناب شیر محمد کی ہمشیرہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-9292285

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، نوشہرہ کے ملتزم رفیق جناب جان نثار کے خالو وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0333-9011464

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور غربی کے ملتزم رفیق جناب میجر ریٹائرڈ فضل سبحان کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0321-9057673

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے ناظم تربیت جناب پروفیسر فضل باسط کے چچا وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0334-9162113

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد اسرہ ناصر پور (اصحاب صفہ) کے رفیق جناب شیر محمد کی ہمشیرہ وفات پا گئیں۔

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد اسرہ ناصر پور (اصحاب صفہ) کے رفیق وڈرائیور حلقہ جناب قاری وقاص احمد کی پھوپھی وفات پا گئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(30 جنوری تا 05 فروری 2025ء)

جمعرات 30 جنوری: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 31 جنوری: تقریر اور خطبۂ جمعہ مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ ایک رفیق تنظیم کا نکاح پڑھایا۔ علم فاؤنڈیشن کی قرآنی اور دیگر خدمات کے ایک تعارفی پروگرام میں شرکت اور گفتگو کی۔

ہفتہ 01 فروری: معروف سماجی شخصیت اور بانی انڈس ہسپتال، جناب ڈاکٹر عبدالباری کی دعوت پر انڈس ہسپتال، کراچی کی نئی تعمیر شدہ بلڈنگ اور ہسپتال کا دورہ کیا۔ باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو بھی ہوئی۔

اتوار 02 فروری: رہائشی محلہ میں مقیم ایک رفیق کے والد کے اصرار پر ان کے گھر میں خاندان کے افراد سے ملاقات ہوئی۔ دیگر امور کے علاوہ تنظیم کی دعوت پر گفتگو ہوئی نیز دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کی دعوت دی۔

منگل 04 فروری: کراچی سے پشاور روانگی ہوئی۔ سینئر رفیق تنظیم میجر (ر) فتح محمد صاحب کی عیادت کی۔ شام کو Sarhad Chamber of Commerce & Industry کے اشتراک سے علم فاؤنڈیشن کی قرآنی اور دیگر خدمات کے ایک تعارفی پروگرام میں شرکت اور گفتگو کی۔

بدھ 05 فروری: صبح پشاور سے اسلام آباد روانگی ہوئی۔ تنظیم کے زیر اہتمام سیمینار بعنوان ''مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین: حل کیا ہے؟'' کی صدارت اور گفتگو کی۔ رات کو لاہور آمد ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ منتقلہ قرآنی نصاب کے انگریزی ترجمہ اور دیگر امور کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ ماہِ رمضان اور تنظیمی امور سمیت دیگر حوالوں سے ریکارڈنگز کا اہتمام ہوا۔

پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتیں اور انتخابات

کیا انتخابی سیاست کے ذریعے مذہبی جماعتیں اسلام کے نفاذ میں کامیاب ہوسکتی ہیں؟

سجاد سرور معاون شعبہ تعلیم وتربیت

یہ تحریر اس وقت شائع کی جا رہی ہے جب نہ تو انتخابات سے پہلے والی گہما گہمی ہے اور نہ بعد از انتخابات میزانیہ نفع ونقصان یا ہار جیت زیر بحث ہے۔ انتخابات گزرے تقریباً ایک سال ہو چکا ہے اور آئین کے مطابق آئندہ الیکشن کا ڈول چار سال بعد ڈالا جائے گا جو اگرچہ موجودہ محلاتی سازشوں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کشاکش میں مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ لہٰذا یہ وہ عرصہ ہے جس کے دوران الیکشن میں حصہ لینے والی مذہبی جماعتوں، اُن کے اکابرین اور کارکنوں کے لیے غور وفکر کا کافی وقت ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ اس مضمون کی روشنی میں اپنے 77 سالہ میزانیہ نفع ونقصان کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کے لیے احتجاجی سیاست کی حکمتِ عملی کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تاکہ غلبۂ اسلام کی جدوجہد بارآور ثابت ہوسکے۔

پاکستان کے الیکشن کمیشن میں 166 کے قریب سیاسی جماعتیں باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ ہیں، جس میں 24 کے قریب مذہبی جماعتیں ہیں۔ تاہم پاکستان کی انتخابی تاریخ میں مذہبی جماعتوں کو کبھی بھی عوام نے اتنے ووٹ نہیں دیے کہ وہ مسند اقتدار پر براجمان ہوسکیں۔

ملک میں جماعت اسلامی، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت علمائے اسلام، تحریک لبیک پاکستان اور راہِ حق پارٹی سمیت کئی مذہبی جماعتیں پریشر گروپ کے طور پر انتہائی موثر ہیں لیکن انتخابی سیاست میں وہ کبھی بھی اکثریت حاصل نہیں کر سکیں۔

آیئے جائزہ لیں کہ پاکستان بننے کے بعد مذہبی جماعتوں کی انتخابات میں کیا کارکردگی رہی؟

1951ء کے انتخابات

پاکستان میں پہلے عام انتخابات صوبہ پنجاب میں مارچ 1951ء میں منعقد ہوئے۔ یہ انتخابات 197 نشستوں کے لیے ہوئے۔ کل 939 امیدواروں نے 189 نشستوں کے لیے مقابلہ کیا جبکہ باقی کی نشستوں پر بلامقابلہ ارکان منتخب ہوئے۔ ان انتخابات میں کل 7 سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا۔ جماعت اسلامی پہلی دینی جماعت تھی جس نے ان انتخابات میں حصہ لیا اور اس کے حصے میں ایک نشست آئی۔ پاکستان بننے کے بعد پہلا آئین 1956ء میں بنایا گیا لیکن اس آئین کے تحت انتخابات کی نوبت نہ آسکی۔ اور ملک میں سیاسی ابتری اس انتہا کو پہنچ گئی کہ صدر اسکندر مرزا نے مارشل لاء نافذ کردیا اور جنرل ایوب خان کو فیلڈ مارشل لگادیا۔

1965ء کے انتخابات

پاکستان کی تاریخ کے دوسرے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے تھے۔ ایوب خان اس دور میں کونشن مسلم لیگ کے حمایت یافتہ تھے۔ جبکہ محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کمبائنڈ اپوزیشن پارٹیز نامی پانچ جماعتی اتحاد کر رہا تھا۔ ان انتخابات میں بیسک ڈیموکریٹس (بی ڈی ممبرز) نے فاطمہ جناح کے مقابلے میں ایوب خان کو ایک اور مدت کے لیے صدر منتخب کیا۔ انتخابات کے نتائج کے بعد ایوب خان پر انتخابات میں خصوصاً مشرقی پاکستان اور کراچی میں دھاندلی کے شدید الزامات بھی لگے تھے۔ اس دوران کئی دیگر مذہبی جماعتیں بھی سیاسی میدان میں آگئیں لیکن چونکہ عام انتخابات ہو نہیں رہے تھے لہٰذا یہ سارا عرصہ بحالی جمہوریت کی نذر ہوگیا۔

1970ء کے انتخابات

25 مارچ 1969ء کو جنرل ایوب خان نے اپنے خلاف مظاہروں کے نتیجہ میں جنرل یحییٰ خان کو صدر بنا دیا اور آئین بھی معطل کر کے ون یونٹ توڑ دیا اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ پہلی مرتبہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ایک آدمی ایک ووٹ کے اصول کے تحت اکتوبر 1970ء میں انتخابات منعقد ہوں گے جن میں تمام سیاسی جماعتوں کو حصہ لینے کی آزادی ہوگی۔

جسٹس عبدالستار کی سربراہی میں ایک انتخابی کمیشن تشکیل دیا گیا۔ 21 برس سے زائد عمر کے 5 کروڑ 70 لاکھ ووٹروں کی فہرستیں بنیں۔ قومی اسمبلی کی 300 سو نشستوں کے لیے انتخابی شیڈول جاری ہوا۔ نئی اسمبلی میں 162 نشستیں مشرقی پاکستان کے لیے اور 138 مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے لیے مختص کی گئیں۔

لیکن کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں تھی جس نے ساری نشستوں پر انتخاب لڑا ہو۔ عوامی لیگ نے سب سے زیادہ یعنی 170 امیدوار کھڑے کئے جن میں سے 162 مشرقی پاکستان سے انتخاب لڑ رہے تھے۔ عوامی لیگ کے بعد امیدواروں کی تعداد کے حساب سے دوسری بڑی پارٹی جماعت اسلامی تھی جس نے قومی اسمبلی کے لیے 155 امیدوار کھڑے کئے۔ جماعت اسلامی نے ان انتخابات میں 4 سیٹیں حاصل کیں، جمعیت علمائے اسلام نے 7، جمعیت علمائے پاکستان نے 7، جب کہ جمعیت علمائے اسلام تھانوی گروپ کو کوئی سیٹ نہ مل سکی۔ اس طرح ان انتخابات میں مذہبی جماعتوں کو کل اٹھارہ نشستیں ملیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی جماعت کو مشرقی پاکستان اور ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی کو مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی۔ لیکن حکومت بنانے پر اختلاف کے نتیجے میں ملک دولخت ہوگیا مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا اور شیخ مجیب الرحمٰن حکمران جب کہ مغربی پاکستان ہی اب پاکستان رہ گیا اور ذوالفقار علی بھٹو صدرِ پاکستان کے منصب پر فائز ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ 1970ء کے انتخابات ملکی تاریخ کے شفاف ترین انتخابات تھے۔

1977ء کے انتخابات

اگلے انتخابات 1977ء میں منعقد ہوئے تو اس وقت ذوالفقار علی بھٹو وزیراعظم تھے۔ ان کے خلاف تمام اپوزیشن پی این اے کے نام سے اکٹھی تھی لیکن وہ صرف 36 سیٹیں حاصل کر پائی جس میں مذہبی جماعتیں بھی شامل تھیں پیپلز پارٹی نے واضح اکثریت حاصل کر لی لیکن اپوزیشن نے دھاندلی کا الزام لگا کر مظاہرے شروع کر دیئے۔ جس کے نتیجے میں ملک میں ایک مرتبہ پھر مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔

1985ء کے انتخابات

فروری 1985ء میں جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کے سائے میں ملک میں پہلی بار غیر جماعتی پارلیمانی انتخابات منعقد ہوئے۔

غیر جماعتی انتخابات میں جماعت اسلامی کے نمائندوں کو 10 قومی اور 17 صوبائی نشستوں پر کامیابی ہوئی جبکہ ایک خاتون ممبر منتخب ہوئیں۔

1988ء کے انتخابات

17 اگست 1988ء کو صدر جنرل ضیاء الحق طیارے کے حادثے میں جاں بحق ہوگئے اور سینیٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان نے قائم مقام صدارت اور جنرل مرزا اسلم بیگ نے فوج کی کمان سنبھالی۔ نئی حکومت نے 16 نومبر کو قومی اور 19 نومبر کو صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرانے کا اعلان کیا۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے حمایتیوں نے خفیہ ایجنسیوں کے تعاون سے اپنے آپ کو 9 جماعتی اتحاد، اسلامی جمہوری اتحاد (IJI) میں دوبارہ منظم کیا۔ جماعت اسلامی اس اتحاد کا حصہ تھی۔ آئی جے آئی کو 54 نشستیں ملیں۔ مذہبی جماعتوں میں جمعیت علمائے اسلام کو 7 نشستیں ملیں۔ جمعیت علمائے اسلام درخواستی گروپ کو

1 نشست ملی۔ ان انتخابات کے نتیجے میں پاکستان پیپلز پارٹی اقتدار میں آئی اور ملکی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون یعنی بے نظیر بھٹو بطور وزیر اعظم منتخب ہوئیں۔

1990ء کے انتخابات

بے نظیر بھٹو اور غلام اسحاق خان میں مسلح افواج کے سربراہوں اور ججوں کی تقرری کے معاملے پر اختلافات اتنے بڑھے کہ 6 اگست 1990ء کو صدر نے اٹھاون ٹو بی کے تحت بے نظیر حکومت کو بدعنوانی اور نا اہلی کا مرتکب قرار دے کر برخاست کر دیا۔ چنانچہ 1990ء میں عام انتخابات ہوئے۔ جماعتِ اسلامی نے پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کا حصہ بن کر الیکشن لڑا لیکن یہ اتحاد کوئی خاص کارکردگی نہ دکھا سکا اور مشکل سے پنجاب اسمبلی کی ایک سیٹ حاصل کی۔ جمیعت علمائے اسلام 6 اور جمیعت علمائے پاکستان (نورانی) 3 سیٹیں حاصل کر سکیں۔ میاں محمد نواز شریف جو 1988ء میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے تھے، اس بار ملک کے پہلی بار وزیر اعظم منتخب کیے گئے۔

1993ء کے انتخابات

صدر غلام اسحٰق نے ایک مرتبہ پھر اسمبلی تحلیل کر دی۔ اور 1993ء میں پھر انتخابات کا معرکہ گرم ہوا۔ جماعت اسلامی نے پاکستان اسلامک فرنٹ کے بینر تلے انتخابات میں حصہ لیا اور قومی اسمبلی کی 3، اسلامی جمہوری اتحاد نے 4 اور متحدہ دینی محاذ نے 2 نشستیں حاصل کیں۔ بے نظیر بھٹو دوسری بار وزیرِ اعظم بن گئیں۔

1997ء کے انتخابات

1996ء کے اواخر میں صدر فاروق لغاری نے اسمبلی توڑ دی اور انتخابات کا اعلان کر دیا گیا۔ 1997ء میں انتخابات ہوئے۔ جماعتِ اسلامی نے عام انتخابات کے بائیکاٹ کا انتخاب کرتے ہوئے حکمرانوں کے احتساب کا مطالبہ کیا۔ دیگر مذہبی جماعتوں میں سے جمعیت علمائے اسلام صرف 2 نشستیں جیت سکی۔ ان انتخابات کے نتیجے میں نواز شریف کی جماعت مسلم لیگ (ن) کو دو تہائی اکثریت ملی جوان کو راس نہ آئی اور انہوں نے پہلے سپریم کورٹ پر حملہ کیا اور اس کے بعد آرمی چیف جنرل پرویز مشرف کے ساتھ ایڈونچر نے ان کی حکومت کی بساط لپیٹ دی اور یوں ایک مرتبہ پھر ملک پر فوجی حکمرانی قائم ہوگئی۔ ایمرجنسی لگ گئی۔ جنرل مشرف ایک عوامی ریفرنڈم کے ذریعے صدر بن گئے۔ ریفرنڈم میں کامیابی کے بعد 17 ویں آئینی ترمیم کے تحت دس اکتوبر 2002ء کو پارلیمانی اور صوبائی انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا۔

2002ء کے انتخابات

سال 2002ء تمام مذہبی جماعتوں نے متحدہ مجلس عمل کے نام سے ایک اتحاد قائم کیا۔ متحدہ مجلس عمل (ایم ایم اے) نے قومی اسمبلی کی 45 نشستیں سمیٹیں۔ اس اتحاد نے خیبر پختونخوا میں 48 نشستیں حاصل کر کے حکومت قائم کی۔ یہ واحد کامیابی تھی جو دینی جماعتوں کو انتخابی تاریخ میں حاصل ہوئی لیکن اس کا نہ عوام کو کوئی فائدہ ملا نہ دین کو۔ ان انتخابات سے پہلے مسلم لیگ (ن) توڑ کر (ق) لیگ بنائی گئی جسے پرویز مشرف نے فوراً مشرف بہ حکومت کروالیا۔

2008ء کے انتخابات

2008ء انتخابات کا سال تھا۔ 2008 کے عام انتخابات میں جماعت اسلامی نے آل پارٹیز ڈیموکریٹک موومنٹ (اے پی ڈی ایم) کا حصہ بننے کا انتخاب کیا جس نے انتخابات میں حصہ ہی نہیں لیا۔ متحدہ مجلس عمل کو 6 سیٹیں ملیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی پرویز مشرف سے این آر او لے کر پھر سے اقتدار میں آگئی۔

2013ء کے انتخابات

2013ء کے عام انتخابات میں جماعت اسلامی نے قومی اسمبلی کی 3، جمیعت علمائے اسلام (ف) نے 11 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ ان انتخابات کا نتیجہ ن لیگ کے حق میں برآمد ہوا اور میاں محمد نواز شریف تیسری مرتبہ وزیر اعظم بن گئے۔

2018ء کے انتخابات

2018ء کے عام انتخابات میں متحدہ مجلس عمل کو 13 سیٹیں ملی، جماعتِ اسلامی کوئی نشست حاصل نہ کر سکی۔ تحریک لبیک پاکستان ملک بھر سے 22 لاکھ ووٹ لینے کے باوجود کوئی نشست نہ جیت سکی۔ ان انتخابات میں تحریک انصاف پہلی مرتبہ اقتدار کے ایوانوں میں پہنچی اور عمران خان ملک کے وزیرِ اعظم بنے لیکن چار سال بعد ہی تحریکِ عدم اعتماد کے نتیجے میں ان کی حکومت گرادی گئی اور پی ڈی ایم کے امیدوار میاں شہباز شریف پہلی مرتبہ ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔

2024ء کے انتخابات

2024ء کے انتخابات میں ایک بار پھر ناکامی مذہبی جماعتوں کا مقدر ٹھہری جہاں جماعتِ اسلامی کوئی سیٹ نہ جیت سکی۔ جمیعت علمائے اسلام (ف) کو 6 نشستیں ملیں۔ تحریک لبیک پاکستان نے اس مرتبہ 28 لاکھ ووٹ لیے لیکن سیٹ ایک بھی نہیں ملی۔ 2024ء میں کوئی جماعت بھی واضح اکثریت نہ حاصل کر پائی۔ پی ڈی ایم میں شامل مختلف جماعتوں کا اتحاد بنا کر حکومت بنا دی گئی اور یوں میاں شہباز شریف دوسری مرتبہ ملک کے وزیرِ اعظم بن گئے۔

پاکستان میں ہونے والے تمام (12) انتخابات میں دینی جماعتوں نے جب علیحدہ علیحدہ انتخابات میں حصہ لیا تو تمام جماعتوں نے کل 59 نشستیں حاصل کیں۔ جب کہ پی این اے اتحاد کے ساتھ ایک الیکشن میں 36، آئی جے آئی کے ساتھ مل کر جماعتِ اسلامی 54 اور متحدہ مجلس عمل کے اتحاد کو 45 سیٹیں ملیں۔

انتخابی تاریخ کے اس جائزے کے بعد ہم سمجھ سکتے ہیں کہ پاکستان میں مذہبی جماعتوں کا انتخابات کے ذریعے پارلیمنٹ میں پہنچنا اور ایسی حکومت بنانا جس کے ذریعے ملک میں اسلامی شریعت کا نظام نافذ کر سکیں اس وقت تک ممکن نہیں جب تک یہاں جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام قائم ہے۔ تنظیم اسلامی کے قیام کے محرکات بیان کرتے ہوئے مروجہ سیاست کے بارے میں بانیٔ تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے لکھا ہے کہ

”پہلی بات یہ کہ اس (تنظیم اسلامی کے قیام) سے میرے پیشِ نظر کسی درجے میں بھی سیاست کا کھیل ہرگز نہیں ہے۔ یہاں ''سیاست'' سے میری مراد مروّجہ اور معروف معنوں میں سیاست ہے، یعنی اقتدار کی کشاکش۔ اس لیے کہ الحمدللہ، اللہ نے مجھے اتنی سمجھ دی ہے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ کم از کم اس ملک میں کہ جس کا نام پاکستان ہے، یہ سیاست صرف جاگیرداروں اور بڑے زمینداروں کا مشغلہ ہے یا کسی درجہ میں سرمایہ داروں کا۔ چنانچہ جو شخص ان دونوں چیزوں سے محروم ہے، یعنی نہ وہ جاگیردار اور لینڈ لارڈ ہے، نہ اس کے پاس بہت بڑا سرمایہ ہے، اُس کا اس میدانِ سیاست میں آنا حماقت ہے، سوائے اس کے کہ وہ کسی کا آلۂ کار بن جائے، کسی بڑے لیڈر کا کارکن بن جائے اور اس حوالے سے اپنی حیثیت کے مطابق کچھ مفادات حاصل کر لے۔ باقی ہمارے ملک کی سیاست میں اگر کسی درجے میں آگے بڑھنے کا امکان ہے تو صرف ان دو طبقات کے لیے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یعنی یا تو جاگیردار ہو جسے بغیر محنت کے وافر مقدار میں دولت مل رہی ہو، لوگ کاشت کر رہے ہوں اور وہ کھا رہا ہو۔ یا پھر سرمایہ دار ہو۔“ (تنظیم اسلامی کی دعوت، ص 8،9)

مذہبی جماعتوں نے جب بھی کوئی کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ تحریک کے ذریعے سے حاصل کی ہے۔ قرارداد مقاصد کا آئین میں شامل ہونا ہو۔ یا ختم نبوت کی تحریک کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جانا، تحفظ ناموس رسالت کا معاملہ بھی تحریک کے ذریعے سے ہی کامیاب ہوا۔ لہٰذا تمام مذہبی جماعتوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ پاکستان میں نفاذِ دین کا مرحلہ بھی تحریک کے ذریعے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- سندھ اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر انتھونی نوید نے اسمبلی اجلاس میں حماس کے ترجمان اور مغربی ایشیا کے امور کے سربراہ، ڈاکٹر خالد قدومی کا پُرتپاک استقبال کیا۔ یہ دورہ ایم کیو ایم پاکستان کے رہنما اور اپوزیشن لیڈر علی خورشیدی اور ایم کیو ایم کے رکن اسمبلی صابر حسین قائم خانی کی دعوت پر ہوا۔ اسمبلی کی مختلف پارلیمانی جماعتوں کے اراکین نے اُن سے علیحدہ ملاقاتوں میں قضیہ فلسطینی پر تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا اور دوران اجلاس مقررین نے حماس اور القسام بریگیڈ کی مزاحمت اور فلسطینی عوام کی جرأت واستقامت کو سراہا۔
- سلامتی کونسل میں یواین آرڈبلیواے (UNRWA) کے حوالے سے منعقدہ اجلاس میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب منیر اکرم نے کہا کہ (UNRWA) کے وجود اور بقاء کو شدید خطرہ لاحق ہے، خصوصاً 28 اکتوبر 2024 کو اسرائیلی پارلیمان میں ہونے والی قانون سازی کے بعد جس پر اب عمل درآمد ہو رہا ہے۔
- خان یونس اور جبالیا میں اسرائیلی قیدیوں کے تبادلے کے دوران عوام کے جم غفیر نے جس طرح ان تاریخی لمحات کا مشاہدہ کیا، وہ پوری دنیا کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ فلسطینی قوم حماس کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔
- ایک سروے کے مطابق، صرف 4 فیصد اسرائیلی شہریوں کا خیال ہے کہ قابض اسرائیل نے موجودہ جنگ میں اہداف مکمل طور پر حاصل کر لیے ہیں۔ اس نتیجے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کی بڑی اکثریت جنگ کے نتائج سے غیر مطمئن ہے۔
- اسرائیلی فضائی دفاع کے سابق کمانڈر زویکا ہائیمو وچ نے اعتراف کیا ہے کہ ہمیں جن نتائج کی توقع تھی، نظر نہیں آئے۔ زمینی حقائق یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ غزہ حماس بدستور واحد حکمران ہے، جو قیدیوں کے ہر تبادلے کے مرحلے کو اپنی حکمرانی کے مظاہرے اور اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ وہ نہ صرف منظم رہنے میں کامیاب ہے بلکہ اپنی علامات جیسے کہ فوجی وردی، مسلح گاڑیاں اور میڈیا کوریج کو بھی برقرار رکھے ہوئے ہے۔
- وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق، حماس قیدیوں کے ہر تبادلے کو ایک پیچیدہ مگر حکمتِ عملی پر مبنی واقعہ بنانے کی کوشش کر رہی ہے حماس ثابت کر رہی ہے کہ مزاحمت صرف میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ مذاکرات کی میز پر بھی قابض کو جھکانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
- تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام 5 فروری 2025ء کو اسلام آباد میں ''مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین: حل کیا ہے؟'' کا انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر خالد قدومی کا ویڈیو خطاب دکھایا گیا اور خان یونس غزہ کے دانشور اور صحافی محمد العقاد نے سیمینار میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **ایران: 1700 کلومیٹر تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کی نقاب کشائی:** دارالحکومت تہران میں ایران کے قومی ایرو سپیس ڈے کے موقع پر منعقد کی گئی تقریب میں نئے بیلسٹک میزائل ''اعتماد'' کی نقاب کشائی کی گئی۔ یہ 17 سو کلومیٹر دور تک ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مقامی طور پر تیار کردہ 3 سیٹلائٹس بھی تقریب میں پیش کئے گئے جن میں تقریباً 34 کلوگرام کا مواصلاتی ماڈل ''ناواک''، پارس ون اور پارس ٹو کے تازہ ترین ورژن بھی شامل ہیں۔
- **سویڈن: مقدس اوراق کی بے حرمتی کرنے والے ملعون کا قتل:** سٹاک ہوم کی ضلعی عدالت کے جج نے اعلان کیا ہے کہ عراقی شخص سلوان مومیکا جس پر سویڈن میں مسلمانوں کے مقدس اوراق کی بے حرمتی کرنے کا الزام ہے، مر گیا ہے۔ لہٰذا مقدمے کو موخر کیا جاتا ہے۔ سلوان مومیکا نے 2023ء میں مقدس اوراق کی بے حرمتی کر کے ویڈیو جاری کی گئی تھی جس پر دنیا بھر میں مسلمانوں میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی اور کئی مقامات پر فسادات اور بدامنی دیکھی گئی۔ مومیکا کے قتل کی تحقیقات میں گرفتار کئے گئے پانچ افراد کو رہا کر دیا گیا ہے کیونکہ ان کے قتل میں ملوث ہونے کے ٹھوس شواہد موجود نہیں۔
- **شام: عالمی اتحاد کے اڈوں کے لیے فوجی کمک روانہ:** بین الاقوامی اتحاد کی افواج نے الحسکہ کے شمال میں واقع رمیلان کے علاقے میں خراب الجیر عسکری اڈے پر مزید عسکری، لوجسٹک اور طبی کمک کے علاوہ ہتھیاروں کی اضافی کھیپ کارگو جہاز کے ذریعے پہنچائی ہے۔ اتحادی افواج نے عراق کے علاقے کردستان کے زمینی راستے سے 60 ٹرکوں پر مشتمل قافلہ بھی بھیجا ہے جس میں بکتر بند گاڑیوں کے علاوہ بھاری ہتھیار، توپیں، فوجی گاڑیاں اور ایندھن کے ٹینکر شامل ہیں۔
- **افغانستان: سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی بروقت ادائیگی:** امارتِ اسلامیہ افغانستان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا ہے کہ افغانستان میں 14 لاکھ سرکاری ملازمین کو تنخواہیں بروقت ادا کی جا رہی ہیں۔ افغانستان کے بجٹ کا انحصار بیرونی امداد پر نہیں ہے۔ بعض غیر ملکی میڈیا نے افواہیں پھیلائی تھیں کہ امارتِ اسلامیہ افغانستان سرکاری ملازمین کی تنخواہیں ادا کرنے سے قاصر ہے۔
- **امریکہ انسانی امداد پر سیاست نہ کرے:** افغانستان کی وزارتِ اقتصادیات کا کہنا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ امریکا سمیت تمام ممالک انسانی امداد پر سیاست نہ کریں۔ انہوں نے امریکا کی جانب سے غیر ملکی امدادی پروگرام کو 90 دنوں کے لئے معطل کئے جانے کے تناظر میں کہا کہ اس فیصلے سے بعض امدادی اداروں کی سرگرمیاں متاثر ہوں گی۔
- **سوڈان: باغی فوج کا ام درمان شہر پر حملہ:** باغی فوج ریپڈ سپورٹ فورس کی جانب سے اُم درمان کے بازار پر گولہ بارود سے حملے کے نتیجے میں 56 افراد ہلاک اور 158 سے زائد زخمی ہو گئے۔ اس سے قبل سوڈان کے علاقے ڈارفر میں ہسپتال پر ڈرون حملہ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں 70 افراد ہلاک ہو گئے تھے اور اس حملے کا الزام بھی باغی فوج آر ایس ایف پر لگایا گیا تھا۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر واشاعت)

حلقہ اسلام آباد کے زیرِ اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کی تقسیم اسناد

انجمن خدام القرآن اسلام آباد کے تحت چلنے والے ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کی تقسیم اسناد کی تقریب 11 جنوری 2025ء کو مسجد حرمین شریفین گلزار قائد راولپنڈی میں بعد نمازِ مغرب منعقد ہوئی۔ اس پروگرام میں سال 2022-23ء اور 2023-24ء کے دوران قرآن اکیڈمی گلزار، حمدان، پیہونٹ اور کمیٹی چوک سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات میں اسناد تقسیم کی گئیں اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو کتب کی شکل میں خصوصی تحائف دیے گئے۔ جبکہ تفسیر کورس میں شرکت کرنے والے طلبہ میں خصوصی انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔

اس تقریب میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ مہمان خصوصی تھے، جو انجمن خدام القرآن اسلام آباد کے نگرانِ اعلیٰ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود صدر انجمن خدام القرآن اسلام آباد کی دعوت پر پروگرام میں شرکت کی۔

اس پروگرام میں طلبہ کے علاوہ انجمن کے ممبران کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ نمازِ مغرب کے بعد جناب قاری عنایت منظور کی تلاوتِ قرآن حکیم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ سٹیج سیکریٹری کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر رضوان حیدر نے ادا کی۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد بعض نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ نے قرآن فہمی کورس کے حوالے سے تاثرات بیان کیے۔ طالبات کے تاثرات تحریری طور پر موصول ہوئے جو کہ جناب ابرار احمد نے پڑھ کر سنائے۔

نمازِ عشاء کے بعد پروگرام کے اس تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے ڈائریکٹر اکیڈمکس جناب بریگیڈیر (ر) عنایت ولی نے سابقہ کورسز کے حوالے سے اپنی گزارشات سامعین کے سامنے پیش کیں جبکہ آئندہ کورسز کے حوالے سے نئے اہداف کی نشاندہی بھی کی۔ اس کے بعد صدر انجمن جناب ڈاکٹر خالد نعمت نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر انجمن نے اپنی گفتگو میں ان کورسز کے حوالے سے ایک طائرانہ جائزہ پیش کیا۔ اس خطاب کے بعد طلبہ میں اسناد وانعامات تقسیم کیے گے۔ طالبات کو ان کے انعامات اور اسناد قائم کردہ کیمپ میں دیئے گئے۔

پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی محترم شجاع الدین شیخ نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے قرآن حکیم کی تعلیمات کو ایمانِ حقیقی کا منبع قرار دیتے ہوئے اُس پر عمل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے استاذِ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی اس کاوش کا ذکر کیا جس کے لیے ڈاکٹر صاحبؒ نے قرآن کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے اپنی پوری زندگی صرف کر دی۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: ریاض حسین)

حلقہ ملاکنڈ، مقامی تنظیم واڑی کا ماہانہ تربیتی اجتماع

26 جنوری 2025ء کو تنظیم اسلامی واڑی کا ماہانہ تربیتی اجتماع نیو میاں صیب ہوٹل جاگام اڈہ واڑی میں منعقد ہوا۔

اجتماع کا آغاز جناب مولانا احسان اللہ کے درسِ قرآن سے ہوا۔ انہوں نے ''مومن کی بنیادی صفات'' کے موضوع پر سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات پر مشتمل درسِ قرآن دیا۔

جناب میاں فرید اللہ نے ''دوستی کا معیار'' پر درسِ حدیث دیا۔ جناب میاں نذیر اللہ نے ''التزام جماعت'' پر مفصل گفتگو کی۔ اس کے بعد جناب میاں محسن نے ''دین کا جامع تصور'' پیش کیا۔ جناب ارشاد احمد صاحب نے ''فرائضِ دینی کا جامع تصور'' کو موضوع بحث بنایا۔ راقم نے ''منہج انقلاب نبوی ﷺ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ جناب شاہ ولی خان نے ''سیرتِ صحابہؓ'' کے عنوان سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی سیرت پر سیر حاصل بحث کی۔ مقامی امیر تنظیم جناب عنایت اللہ توحیدی نے اختتامی کلمات ادا کیے۔

جناب میاں فرید اللہ کی دُعا سے اس بابرکت محفل کا اختتام ہوا۔ راقم نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

پروگرام میں کل 14 رفقاء واحباب شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: صاحبزادہ خان)

امیر حلقہ ملاکنڈ کا دعوتی دورہ دیر بالا

25 فروری کو راقم، امیر حلقہ اور جناب فیض الرحمان کے ہمراہ دوپہر دیر بالا روانہ ہوا۔ راستے میں جہاں بھی نماز کا وقت آتا تو مسجد میں ''عظمت قرآن'' کے حوالے سے بیان بھی کیا جاتا۔ آنے اور جانے کے دوران راقم نے 5 اور جناب فیض الرحمن نے 3 مساجد میں بیانات دیے۔ دیر بالا میں رات جناب عالم زیب کے ہاں قیام کیا۔ صبح قریبی مسجد میں درسِ قرآن ہوا۔ ٹھیک 9 بجے 3 تنظیم، دیر بالا، ہیوڑ اور داروڑہ کا تربیتی اجتماع شروع ہوا۔ رفقاء کی بڑی تعداد اجتماع میں شریک ہوئی۔ امیر حلقہ، جناب فیض الرحمن اور راقم نے رفقاء کو دعوت وتربیت اور اہداف کے حوالے سے ترغیب وتشویق دلائی۔ مقامی لوگوں میں دینی جذبہ موجود ہے۔ شوقِ جہاد، شوقِ عبادت اور انتہائی اہتمام کے ساتھ دینی بات سننے کے لیے بیٹھنا اور مہمانوں کی حوصلہ افزائی کرنا یہاں کے لوگوں کی گھٹی میں شامل ہے۔ اس موقع پر بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے لیے بھی دل سے دعا نکلی کہ اے اللہ بانی محترم کو جنت الفردوس عطا فرما جنہوں نے ہمیں اقامت دین کے تصور سے روشناس کرایا۔ ساتھ ہی ملاکنڈ ڈویژن میں تنظیم کی داغ بیل ڈالنے والے شخص یعنی جناب محمد فہیم صاحب جو انتہائی پیرانہ سالی کے باوجود باطل نظریات وافکار کے خلاف محوِ سفر ہیں اور اس قرآنی فکر کو عام کرنے کے لیے اپنی یخ بستہ راتوں کو بے آرام کر رہے ہیں۔ اسی طرح محترم گل رحمان صاحب جنہوں نے باجوڑ میں اقامت دین کے تصور کو علماء کرام میں عام کیا اور اب الحمدللہ باجوڑ میں 2 مقامی تنظیم ہیں۔ موصوف بھی مختلف جسمانی عوارض میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنی تنظیمی ذمہ داریاں پوری جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دونوں کو ایمان وصحت سمیت عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ حلقہ ملاکنڈ کے رفقاء کو اس لشکر کا ہراول دستہ ثابت کرے جو امام مہدیؒ کے لشکر کو تقویت دینے کے لیے یہاں سے جائیں گے۔ (رپورٹ: ابوکلیم نبی محسن)

سوات میں دعوتی پروگرام

17 جنوری کو سوات میں رفیق تنظیم جناب محمد عارف نے ایک دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ پروگرام کے موضوعات انتہائی دلچسپ تھے۔ یعنی، مومن کی صفات، مسلمان گھرانے کی صفات، مسلمان ملک کی صفات اور اسوہ حسنہ۔ راقم، امیر حلقہ کے ہمراہ تیمر گرہ سے صبح روانہ ہوئے۔ ناشتہ کبل میں جناب صدیق سواتی کے ہاں کیا۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے خوازہ خیلہ پہنچے۔ اجتماع کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد رفیق تنظیم جناب عارف صاحب نے مومن کے بنیادی اوصاف بیان کیے۔ اس کے بعد راقم نے مسلمان گھر اور مسلمان ملک کے اوصاف بیان کیے۔ ہماری زندگی قرآن وسنت کے مطابق ہونی چاہیے۔ ہمیں اپنے تہذیب وتمدن کی بقاء کے لیے سنت رسول ﷺ کو گلے لگانا چاہیے۔ آخر میں امیر حلقہ نے اسوۂ حسنہ پر مفصل خطاب کیا۔ واپسی پر ایک مسجد میں فرائض دینی پر بیان کیا۔ رات امیر حلقہ کے ہاں قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس معمولی سی سعی کو اپنے ہاں شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: ابوکلیم نبی محسن)

Regardless of whether the aid is resumed, this move by the Trump administration will bring another challenge to an already-tenuous relationship," said Kugelman.

You are not them

The move has sparked particular attention in Pakistan. According to Geo TV, a US Consulate official in Karachi confirmed the pause in aid assistance as part of the broader executive order. Tammy Bruce, a spokesperson for the State Department, reiterated the administration's stance: "President Trump stated clearly that the United States is no longer going to blindly dole out money with no return for the American people. Reviewing and realigning foreign assistance on behalf of hardworking taxpayers is not just the right thing to do; it is a moral imperative." Pakistan has historically received US funding for a range of sectors, including energy, agriculture, health, water management, and climate initiatives. Zeeshan Salahuddin, Director of the Centre for Global and Regional Connectivity at the Pakistani think tank Tabadlab, spoke to TRT World, clarifying that this suspension is not targeted specifically at Pakistan. "It's a suspension of USAID globally, of which Pakistan is naturally a recipient. That said, given that USAID funding to Pakistan has been declining over the last few years, this is unlikely to have the devastating impact it might have had a decade ago," Salahuddin said. He added that military aid, once a significant source of funding for Pakistan—over $30 billion during the War on Terror—has already dried up in recent years. "Pakistan used to receive quite a bit of military aid for the war on terror but even that has dried up," Salahuddin said. "This is, in some ways, a wake-up call for Pakistan to look inward and explore private sector solutions to address pressing issues in education, health, and climate change, and social protection," Salahuddin added.

Next 90 days

UN Secretary-General Antonio Guterres expressed concern about the executive order, urging Washington to reconsider its approach. "The United States is one of the largest aid providers, and it is vital that we work constructively to jointly shape a strategic path forward," he said. Guterres called for exemptions to ensure critical development and humanitarian programs for vulnerable communities, whose lives and livelihoods depend on this support, continue uninterrupted. Predicting the administration's direction during the review period is a challenge. Salahuddin pointed to the erratic nature of Trump's policymaking, often driven by late-night tweets, as evidence of the unpredictability. "Trying to predict what the next 90 days will look like for the Trump administration is kind of like predicting chaos theory in mathematics," Salahuddin said. He added that this executive order was in line with Trump's long-standing campaign spiel that declared that his administration wasn't going to spend the American taxpayer's money abroad, particularly the USAID, but focus inward instead. "Despite the global suspension of USAID funding, one country will remain untouched—Israel—given its exemption from these restrictions," Salahuddin added.

History of aid suspensions

Pakistan has long been one of the largest recipients of US aid, receiving over $32 billion in direct support in the last two decades alone. But the relationship has often been fraught. Aid was suspended in the 1990s under President George H. W. Bush over Pakistan's nuclear program. The Obama administration also froze $800 million in military aid in 2011, citing frustrations over the resurgence of the Afghan Taliban in Afghanistan. In 2018, Trump halted $2 billion in security assistance, accusing Pakistan of giving protection to Taliban fighters. His tweet at the time read: "The United States has foolishly given Pakistan more than 33 billion dollars in aid over the last 15 years, and they have given us nothing but lies & deceit, thinking of our leaders as fools. No more!"

<u>**Courtesy**</u>:*https://www.trtworld.com/asia/will-pakistan-us-ties-hit-another-low-after-trumps-suspension-of-aid-18259161*

<u>**About the Author**</u>**:** Tooba Masood is a Karachi-based journalist, co-host of Pakistan's first true crime podcast, and co-author of the upcoming book Society Girl.

Will Pakistan-US ties hit another low after Trump's suspension of aid?

The Trump administration has paused foreign aid to Pakistan, along with other countries, for 90 days to review foreign assistance through an "America First" lens.

By: Tooba Masood

The United States has suspended aid to Pakistan, leading to the temporary halt of several key projects as they await a review to be conducted by officials. This decision comes days after Donald Trump, who in his first week as the 47th US president, ordered a pause to review if aid allocation was aligned with his foreign policy. The suspension halts foreign aid programs to several countries for a 90-day review period. There are 11 governance programs affected by this order in Pakistan. "The impacts could be considerable in Pakistan. Pakistan is one of the largest recipients of US development assistance in South Asia," said Michael Kugelman, Washington-based director for the Wilson Centre's South Asia Institute. "Additionally, with US-Pakistan relations having been downsized since the US withdrawal from Afghanistan, the two sides have struggled to identify new anchors for cooperation," he told TRT World.

Trump's move follows a "stop-work" order by the US State Department on Friday for all existing foreign assistance and paused new aid, according to a cable seen by Reuters news agency. Secretary of State Marco Rubio, speaking last week, emphasized this new diplomatic stance: "Every dollar we spend, every program we fund, and every policy we pursue must be justified with the answer to three simple questions: Does it make America safer? Does it make America stronger? Does it make America more prosperous?" Only recently, Rubio sent a cable to all US diplomatic posts about this decision. The cable provides a waiver only for emergency food assistance and foreign military financing for Israel and Egypt. The impact of this freeze could be profound, given that the United States has long been the world's largest provider of humanitarian aid.

What's at stake for Pakistan?

The abrupt freeze that highlights the Trump administration's commitment to its "America First" reveals scant regard for the disruption caused to Pakistan's developmental landscape. Last year, the US gave Pakistan more than $116 million in financial assistance, markedly lower than the $1 billion that Islamabad received in 2014 as part of assisting the US in its war in Afghanistan. Numerous key development projects in Pakistan have come to a halt. Among them is the Ambassadors Fund for Cultural Preservation (AFCP), a flagship initiative promoting the protection of cultural heritage, including historical buildings, archaeological sites, and indigenous crafts. Critical energy programs such as the Power Sector Improvement Activity and Pakistan Climate Financing Activity, alongside economic growth initiatives like the Pakistan Private Investment Initiative and Social Protection Activity, are now frozen mid-implementation. The agriculture sector, too, is reeling from the pause, with projects like Climate Smart Agriculture and Recharge Pakistan left in limbo. Democracy and governance programs—ranging from strengthening electoral processes to building peace in conflict-prone regions—are among the 11 initiatives affected by the freeze. Education and health projects, including efforts to improve girls' education and tackle tuberculosis, have also been shelved. While completed projects like the Gomal Zam Command Area Development and the FATA Economic Revitalization Program offer some consolation, the suspension reflects a broader issue of disengagement, potentially sabotaging long-term progress in Pakistan's energy, agriculture, governance, and social sectors. The suspension can dent the already strained ties between Islamabad and Washington. "Development support had been one of the few constants against a backdrop of a lot of uncertainty about the future of bilateral ties.

Vol: 34 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.6

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore